www.Alhudaa.com

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا

اللہ پاک فرماتے ہیں
اور قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر خوب سنوار کر پڑھو

عام مسلمانوں کو **تجوید القرآن**
سکھلانے کیلئے آسان اور مختصر کتابچہ

فتح الکریم المنان
فی
تجوید کلام الرحمٰن

المعروف بہ

تحفۃ القاری

جو کہ دو قسموں پر مشتمل ہے:

- ملتی جلتی آوازوں والے حروف کی پہچان اور عملی مشق
- تجوید کے ضروری "مسائل و قواعد" کی پہچان اور عملی مشق

جنہیں:۔ عملی طور پر کیسٹ میں ریکارڈ کر کے عام فہم اور آسان ترین الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ تا کہ قرآنِ مجید کے الفاظ کی صحیح ادائیگی کو نہایت آسان طریقے سے سمجھا جا سکے۔

خادم القرآن وعلومه

محمد اِبراہیم بن حافظ محمد عبد اللہ

میر محمدی —— عفا اللہ عنہما

كلية القرآن الكريم والعلوم الاسلامية

۹۱/ بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

www.Alhudaa.com

(جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ ہیں)

r نام کتاب ________ تحفة القاری

r نام مؤلف ________ محمد ابراہیم میر محمدی

r ناشران ________ طلباء کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیۃ

r طبع اوّل ________ جولائی ۲۰۰۰ء

r کمپوزنگ ________ حافظ انس نضر مدنی [متعلّم مدینہ یونیورسٹی]

r پریس ________ شرکت پرنٹنگ پریس، نسبت روڈ، لاہور

﴿ملنے کا پتہ﴾

جامعة لاهور الاسلامية

۹۱۔ بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن۔ لاہور

' 5852591 / 5837339 '

www.Alhudaa.com

بسم الله الرحمن الرحيم

تحفة القاری

www.Alhudaa.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

﴿وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا﴾ یعنی: ہم نے قرآن (بواسطہ جبریلؑ) ترتیل کیساتھ (اَپنے رسول ﷺ) کو پڑھ کرسنایا۔

اَور دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ یعنی: قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر (اِطمینان) کے ساتھ پڑھو۔

اَور تیسری جگہ فرمایا:

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ

یعنی: قرآن کریم کو ہم نے صاف صاف اَور واضح اَنداز میں ترتیل کیساتھ اُتارا۔ تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ترتیل کیساتھ پڑھ کر سنائیں۔

حضرت علیؓ سے ''ترتیل'' کے معنی پوچھے گئے تو آپؓ نے فرمایا:

اَلتَّرْتِيْلُ: هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ

یعنی: حروف کو تجوید کے ساتھ اَدا کرنا اور اَوقاف میں ماہر ہونے کا نام ترتیل ہے۔

مذکورہ آیات سے ''ترتیل'' کی عظمت و اَہمیت اور اسکا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ اور اس علم کی فضیلت کیلئے اتنی بات کافی ہے کہ اللہ سبحانہ نے ان آیتوں میں ''ترتیل'' کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے۔ نیز اَپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ بھی قرآن ترتیل سے پڑھا کریں، اَور لوگوں کو بھی ترتیل سے پڑھائیں، اور ان کو ترتیل ہی کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیں۔

چنانچہ! آیات ﴿وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ﴾ اَور ﴿وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلًا﴾ میں تو ترتیل کی نسبت اپنی طرف کی ہے کہ ہم نے ترتیل کے ساتھ پڑھا اور سنایا ہے۔ اور ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ میں نبی کریم ﷺ کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا، اَور ﴿لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ﴾ میں ترتیل کے ساتھ پڑھانے کا حکم ہے۔

خلاصہ یہ ہے: کہ جس طرح قرآن مجید کو تجوید یعنی عمدہ صحت اَدا کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ اسی طرح اسکے ''مرادی معانی'' سمجھنے کیلئے ''علم وَقف واِبتداء'' کا حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔

پس اللہ سبحانہ کی رضا اسی میں ہے کہ قرآن مجید کو کامل تجوید اور حسن وَقف واِبتداء کی کامل رعایت کے ساتھ پڑھا پڑھایا جائے، اَور اسی میں انسان کی کامیابی ہے۔

﴿وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَالْمِنَّةُ﴾

www.Alhudaa.com

پیشِ لفظ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَ کَفیٰ وَسَلامٌ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفیٰ ـــــ أمّا بَعدُ :

یوں تو ''علم تجوید'' میں چھوٹے بڑے بہت سے رسائل موجود ہیں جو طالبین کو مشعل راہ کا کام دے رہے ہیں، لیکن ان سب کے باوجود ایک ایسے کتابچے کی ضرورت محسوس کی گئی جو عامۃ الناس کیلئے بالعموم اور چھوٹے بچوں وبچیوں کیلئے بالخصوص مفید ثابت ہوسکے، اور جسے پڑھ کر وہ نہایت آسانی کے ساتھ قرآن مجید کے اَلفاظ کے صحیح تلفظ کو سمجھ سکیں۔

چنانچہ! یہ کتابچہ اِسی مقصد کے پیشِ نظر بہت ہی آسان اور عام فہم زبان میں مرتب کیا گیا ہے۔ اِس مقصد میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی؟ اس کا فیصلہ میں محقق اَساتذۂ فن پر چھوڑتا ہوں۔

چونکہ اس رسالہ میں ''قواعدِ تجوید'' کو مختصر اَور سادہ ترین اَلفاظ میں پیش کرنا مقصود ہے، اسلئے طویل اور فنی اصطلاحات سے قصداً گریز کیا گیا ہے۔ جس پر میں ''اہلِ فن'' سے معذرت خواہ ہوں۔

وَإِنْ كَانَ خَرْقٌ فَادْرِكْهُ بِفَضْلَةٍ   مِنَ الْحِلْمِ وَلْيُصْلِحْهُ مَنْ جَادَ مِقْوَلَا

اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ میں استدعا ہے کہ وہ اِس اَدنیٰ سی کاوش کو قبول فرما کر مقبولِ اَنام اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

العبد الفقیر إلی اللہ

اَبو مُصعَب محمد إبراہیم میر محمدی

غفر اللہ له ولوالدیه ولأساتذته

www.Alhudaa.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُقْرَاَ الْقُرْاٰنُ کَمَا اُنْزِلَ	یعنی: اللہ تعالی کو پسند ہے کہ قرآن جس طرح اُترا ہے اسی طرح پڑھا جائے۔

اُور قرآن کریم خالص عربی زبان میں اُترا ہے۔ اس لئے اس کا لب ولہجہ بھی خالص عربوں کی طرح ہونا چاہئے۔ اور "فن تجوید" عربوں کے لب ولہجہ کو محفوظ کرنے کا نام ہے۔

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِھَا	قرآن مجید کو عربوں کے لب ولہجہ کے مطابق پڑھو۔

یعنی: انکی طرح مخارج وصفات اَدا کرو۔ اَور یہی "فن تجوید" ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا:

جَوِّدُوا الْقُرْاٰنَ وَزَیِّنُوْہُ بِاَحْسَنِ الْاَصْوَاتِ وَاَعْرِبُوْہُ فَاِنَّہٗ عَرَبِیٌّ وَاللّٰہُ یُحِبُّ اَنْ یُعْرَبَ	قرآن کو تجوید سے پڑھو اور اچھی آوازوں کیساتھ مزین کرو، اور عربیت کیساتھ پڑھو کیونکہ وہ عربی ہے، اور اللہ تعالی اس کی عربیت ہی کو پسند کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر زبان کا ایک لب ولہجہ ہوتا ہے، قرآن شریف جب تک عرب میں رہا، اسکی اَدا میں کوئی عیب اَور بھونڈا پن نہیں آیا، پھر عرب سے نکل کر عجمیوں میں پہنچا، تو انہوں نے اسکو اَپنی اَپنی زبانوں کے لب ولہجوں پر پڑھنا شروع کیا۔ جس سے قرآن کی عربیت مجروح ہوئی، اسی وقت سے علماءِ اسلام کو حروف کے مخاج وصفات کی توضیح کی ضرورت پیش آئی، اَور ان قواعد کی پابندی شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں ضروری قرار دی گئی، تاکہ دنیائے اِسلام کے عامۃ المسلمین قرآن کی عربیت اور اسکے لب ولہجہ کو زِیادہ سے زِیادہ سنواریں۔ (الجَوَاھِرُ النَّقِیّة : ٧٤)

﴿ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَالْمِنَّةُ ﴾

www.Alhudaa.com

اُستاذی واستاذ القراء وشیخ المجودین
حضرت مولانا الحاج قاری المقری
محمد یحییٰ رسولنگری
دَامَتْ بَرَکَاتُھُمْ شَیْخُ العَرَبِ وَالعَجَمِ
ناظم: دار القراء جامعہ عزیزیہ - ساہیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندۂ فقیر نے رِسالہ ''تحفۃ القاری'' عزیزی شمس القراء الشیخ المقری قاری محمد ابراہیم مدنی سلمہ اللہ ومد فیوضہ کی زَبان فیض ترجمان سے اول تا آخر سنا الحمد للہ موصوف کی محنت قابل ستائش ہے۔ شیخ موصوف نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے عوام الناس اور ابتدائی طلبہ کے لئے ایک قیمتی رسالہ مرتب کیا ہے۔

طالبان علوم قراءات کے لئے موصوف کی ذات ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اس بے قدری کے دور میں موصوف نے پورے ملک کے طول وعرض میں اشاعت قراءات کے سلسلہ میں انتھک محنت فرمائی ہے جس کی برکت سے محافل حسن قراءات کے ذریعہ قراءات صحیحہ کی ترویج اور تشہیر ہوچکی ہے۔

شیخ موصوف نے فنِ تجوید میں پاکستانی قراء سے فائدہ اٹھایا ہے اور علوم قراءات میں مدینہ یونیورسٹی میں مصر اور حجاز کے وحید العصر کبار علماء سے استفادہ کیا ہے۔

جس کی بنا پر موصوف کی علمی قابلیت قابل رشک ہے، اور تشنگان علوم قراءات کا آپ کے گرد ہمیشہ ازدھام رہتا ہے، جن میں زیادہ تعداد قراءات سبعہ وعشرہ پڑھنے والوں کی ہوتی ہے۔

زیر نظر رسالہ میں شیخ موصوف نے فن تجوید کے مسائل کو اختصار اور احسن انداز سے بیان کیا ہے، اور متشابہ الصوت حروف کی پہلے مفردات میں اور پھر مرکبات میں اور ساتھ ہی حرکات ثلاثہ کی بھی عجیب انداز سے مشق کروائی ہے۔ جس سے تلفّظ کی درستگی کے ساتھ ساتھ حرکات کو مجہول کی بجائے معروف پڑھنا بھی آجائے گا ــــ اس لحاظ سے یہ رسالہ ان شاء اللہ

www.Alhudaa.com

صغار اور کبار دونوں طبقوں کے لئے یکساں مفید ہوگا۔

شعبہ حفظ کے مدرسین اگر بچوں کو یہ رسالہ محنت سے پڑھادیں تو ان شاء اللہ تلفّظ میں عجیب نکھار پیدا ہوگا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس چشمہ قرآن کے فیض کو تا قیامت جاری وساری رکھے ـــ آمین

وصلی الله تعالیٰ علی حبیبهٖ وخیر خلقهٖ محمد وآله وأصحابه أجمعين

حرّره العبد الفقير إلى الله

محمد یحییٰ رسولنگری

خادمُ القرآن جامعہ عزیزیہ ساہیوال

تحریراً فی : ۱۶/ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

ازفقیہ نبیل محقق جلیل شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی حافظ **ثناء الله عیسی خان** دَامَتْ بَرَکَاتُهُمْ مفتی وشیخ الحدیث جامعة لاهور الإسلامية – لاهور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر تصنیف ''تحفۃ القاری'' زینت القراء قاری حافظ محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کی محنت کا ثمر ہے، آپ حلقہ قراء میں کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کی خدمات اَظهر من الشّمس ہیں، بلا امتیاز مذہب ومسلک سب کے نزدیک آپ کو فن قراءت وتجوید میں نمایاں مقام ہے۔ عرصہ دراز سے ان کی کوشش ہے کہ فنِ تجوید وقراءت کے مشکل ترین مسائل کو آسان تر انداز میں پیش کیا جائے۔

تاکہ مسلمان ذکور واناث کے لئے لفظی صحت کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنا ممکن ہوسکے۔

www.Alhudaa.com

کتاب ہذا دو حصوں پر مشتمل ہے:

(1) ملتی جلتی آوازوں والے حروف

(2) تجوید کے چند ضروری احکام

متشابہ الصوت حروف میں نطق کے فرق کو با قاعدہ مثالوں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے تا کہ شائقین طلبہ خود بخود اپنی اصلاح کر سکیں بلکہ کیسٹ کی مدد سے اپنی اخطاء کی اصلاح کرنا مہذب ترین طریق کار ہے آدمی خفت محسوس کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔

دوسری قسم میں پندرہ اسباق میں تجوید کے مختلف قواعد وضوابط کی امثلہ کے ساتھ نشاندہی کی گئی ہے اور یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ جس طرح قرآن کے ظاہری حروف اور اس کا رسم الخط محفوظ ہے۔اسی طرح اس کا طریقۂ تلاوت بھی من وعن تواتر سے ثابت ہے۔ اس میں ذرہ برابر کمی وبیشی کی اِجازت نہیں ــــ لہٰذا! ہر مرد وزن کے لئے اَز حد ضروری ہے کہ طریقہ قراءت کو محفوظ کرے تا کہ مطلوب انداز میں قرآن کے حسن سے تعلق قائم ہو سکے۔

اٰخیر میں اس فن کی اہمیت کو واضح الفاظ میں اجاگر کر کے لاپرواہ ضمیر کو خوب جھنجھوڑا ہے شاید کہ یہ لوگ سستی وکاہلی کو دور کر کے مقصد اعلیٰ کی طرف لوٹ آئیں۔

بہر صورت کتابچہ اس لائق ہے کہ اس کو مدارس کے ابتدائی مراحل میں شامل نصاب کیا جائے۔

اللہ رب العزت موصوف کی مساعی جمیلہ قبول فرما کر آخرت کا ذخیرہ بنائے ــــ آمین

حرّرہ خادم دین اللہ

ثناء اللہ بن عیسیٰ خان

جامعہ لاہور الاسلامیہ لاہور

تحریراً فی : ۱۴۲۱/۳/۲۸ھ

مطابق: یکم جولائی ۲۰۰۰ء

www.Alhudaa.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حافظ ابن جزریؒ فرماتے ہیں:

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ　　　مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرَانَ اٰثِمٌ

اَور تجوید کے مطابق عمل (تلاوت میں) ضروری اَور لازم ہے جو شخص قواعد تجوید سے قرآن نہ پڑھے گنہگار ہے

لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا　　　وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا

کیونکہ قرآن کو اَللہ تعالی نے تجوید ہی کے ساتھ نازِل فرمایا ہے اَور اِسی شان سے اللہ تعالیٰ سے ہم تک وہ پہنچا ہے

یعنی: قواعد تجوید کی رعایت ہر اُس شخص کیلئے جو قرآن پڑھے فرض ہے، کیونکہ قرآن تجوید کے ساتھ ہی نازِل ہوا ہے اَور تجوید کے ساتھ ہی اللہ تعالی کی جانب سے لوحِ محفوظ پھر حضرت جبریلؑ پھر آنحضرت ﷺ پھر حضرات صحابہؓ پھر تابعین اَور تبع تابعین اور مشایخ قراءت کے واسطوں سے ہم تک پہنچا ہے، لہٰذا اگر قرآن اُسی طریقہ اَور لب ولہجہ میں نہ پڑھا گیا، کہ جس میں وہ نازِل ہوا ہے تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا، اَور کلام اللہ میں تحریف کرنے والا نافرمان اَور گنہگار شمار ہوتا ہے، جسکی سزا عذاب الٰہی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ تجوید کے ساتھ تلاوت فرض اَور اسکے خلاف حرام ہے۔ (الجَواهِرُ النَّقِيَّة : ۷٤)

قاری اِظہار اَحمد تھانویؒ فرماتے ہیں:

قرآن عربی لب ولہجہ میں نازل ہوا، جو عام اہل عرب اَور خالص عربی زبان والوں کا ہر قسم کی بوئے عجمیت سے پاک لب ولہجہ تھا۔ اسی لب ولہجہ میں آنحضرت ﷺ نے پڑھا، اَور یہی لب ولہجہ آگے بھی قرآن کے ناقلین کے تواتر کے ساتھ ساتھ قائم رہا، چنانچہ تمام متواتر قراءتیں تجوید کے ساتھ ہی منتقل ہوئیں۔ (الجَواهِرُ النَّقِيَّة : ۷٦)

قاری محمد نصیر الدین صاحب نعمانی اَعظم گڑھی فرماتے ہیں:

قرآن تجوید کے ساتھ نازل ہوا سلسلہ بسلسلہ ثقہ راویوں کے ذریعہ ہم تک پہنچا، لہٰذا جو قرآن تجوید سے خالی ہو وہ قرآن نہیں ہے، کیونکہ جب روایت ضعیف (یعنی روایات شاذہ) سے بھی قرآنیت ثابت نہیں ہوتی، تو خلاف تجوید ہونے کی وجہ سے جو قرآن کہ مروی ہی قطعاً نہیں وہ کیسے قرآن ہوسکتا ہے؟ (الجَواهِرُ النَّقِيَّة : ۷۷)

﴿ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَالْمِنَّةُ ﴾

www.Alhudaa.com

پہلا حصہ

ملتی جُلتی آوازوں والے حروف

کــــی

پہچان اور عملی مشق

www.Alhudaa.com

www.Alhudaa.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْقَائِلِ فِيْ كِتَابِهِ الْكَرِيْمِ ﴿وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلاً﴾ وَقَالَ: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾، وَقَالَ: ﴿وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلاً﴾ —— وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ الْاَمِيْنِ، الَّذِيْ رَتَّلَ الْقُرْآنَ بِأَجْمَلِ الْاَصْوَاتِ وَأَحْسَنِ الْاَلْحَانِ، وَالْقَائِلِ: «إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُقْرَاَ الْقُرْآنُ كَمَا أُنْزِلَ» —— وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ أَصْحَابِهِ الْكِرَامِ، الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ، الَّذِيْنَ اسْتَنُّوا سُنَّتَهٗ، وَسَلَكُوْا طَرِيْقَتَهٗ، وَسَارُوْا عَلٰى اَثَرِهٖ ﴿أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

اَمّا بعد: قرآنِ مجید چونکہ اَلفاظ ومعانی کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا اُمت کیلئے جس طرح اُسکے معانی کا سیکھنا، سمجھنا اور اُسکے اَحکام و حدود پر عمل کرنا ایک عبادت و فریضہ ہے۔ اِسی طرح اُس پر قرآن کے اَلفاظ کا صحیح طور پر پڑھنا، اور اسکے حروف کو منقول و ثابت طریق کے موافق اَدا کرنا بھی لازم وفرض ہے۔

جس طرح قرآن فہمی کیلئے ''رسول اللہ ﷺ'' کے ''فرمودہ معانی'' ہی معتبر ہوسکتے ہیں۔ اِسی طرح ''اَندازِ تلاوت'' بھی وہی مقبول ہے جو بارگاہ نبوی ﷺ تک متصل سند سے ثابت ہو۔

تلاوتِ قرآن کے وقت اس بات کو یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ:

عربی زبان میں ہر حرف کی اپنی ایک جُدا آواز ہے۔ اگر وہ صحیح اَدا نہ ہو تو معنی بدل جاتا ہے، کیونکہ یہ اَمر واضح ہے کہ اَلفاظ ہی سے معانی پیدا ہوتے ہیں، اگر اَلفاظ بدل جائیں گے تو معانی کا بدلنا ایک ظاہری بات ہے۔

مثلاً: [ذَلَّ] ذال کے ساتھ ہو تو اُس کے معنی: وہ ذلیل ہوا —— اور [زَلَّ]

www.Alhudaa.com

زا کے ساتھ ہو تو اسکے معنی: وہ پھسلا ــــ اور [ظَلَّ] ظاء کے ساتھ ہو تو اسکے معنی: وہ ہو گیا ــــ اور [ضَلَّ] ضاد کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ہیں: وہ گمراہ ہوا۔

ہر حرف کو صحیح آواز سے ادا کرنے کو "تجوید" کہتے ہیں۔ اِس علم کی ضروری باتیں سیکھے بغیر قرآن کا تلفظ صحیح نہیں ہوگا، اور اسی علم کے ذریعہ سے رسول اللہ ﷺ کے "اَندازِ تلاوت" کو محفوظ کیا گیا ہے۔

عام طور پر متشابہ الصوت (یعنی ملتی جلتی آوازوں والے) حروف کی غلط اَدائیگی سے "غیر مرادی" معنی پیدا ہوتے ہیں، اور اہل پاکستان اِن متشابہ الصوت حروف میں کافی مشق کئے بغیر فرق نہیں کر سکتے۔

چنانچہ! انہی حروف کی پہچان اور عملی مشق کو اس رِسالہ کی ریکارڈ شدہ کیسٹ میں مختصر اور سادہ ترین اَلفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ تا کہ ان حروف کی آوازوں کے فرق کو نہایت آسانی سے سمجھا جا سکے۔

"متشابہ آوازوں والے حروف" کو ٹھہر ٹھہر کر علیحدہ علیحدہ بولا گیا ہے، اور درمیان میں کچھ وقفہ رکھا گیا ہے۔ تا کہ سننے والا آسانی سے ان حروف کی آوازوں کے فرق کو سمجھ سکے اور پھر اسی طرح بول کر اپنا تلفُّظ درست کر سکے۔ بہتر ہوگا کہ کیسٹ کی خالی جگہ میں سامع اپنی آواز بھی ٹیپ کر کے ریکارڈ شدہ آواز سے موازنہ کر کے دیکھے کہ وہ صحیح اَدا میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے[۱]، اَور یہ کلمات تحریری شکل میں بھی سامع کے سامنے ہوں تا کہ سننے کے ساتھ ساتھ ان کلمات کو دیکھتا بھی جائے۔

باری تعالیٰ! اسے مردوں اور عورتوں کیلئے کما حقہ مفید بنا اَور میرے و میرے والدین

---

(۱) سامع اپنی آواز کو ریکارڈ کرنے کا عمل ایک الگ کیسٹ میں کرے۔ تا کہ ریکارڈ شدہ کیسٹ بے احتیاطی سے خراب نہ ہو۔

www.Alhudaa.com

اُور اَساتذۂ کرام کے لئے زادِ آخرت بنا ـــــ آمین یا رَبَّ العالمین

[تو لیجئے سماعت فرمائیے اُور سمجھنے کی کوشش کیجئے]

متشابہ الصوت حروف

وہ یہ ہیں:

(1) همـــزه اور عيــــــن

(2) تـــــاء اُور طــــــاء

(3) ثـــــاء، سين اُور صاد

(4) حــــــاء اور هــــاء

(5) ذال، زا، ظاء او ر ضاد

(6) قــــاف او ر كـــاف

www.Alhudaa.com

متشابہ الصوت حروف کے صوتی اوصاف

(یعنی ان کی آوازوں کی کیفیات) اور عملی مشق

(1) **ہمزہ اور عین کی صوت میں فرق**

ہمزہ کی آواز: سخت اور جھٹکے والی ہوتی ہے —— جیسے [یَأْلَمُوْنَ]

عین کی آواز: قدرے نرم اور بغیر جھٹکے والی —— جیسے [یَعْلَمُوْنَ]

تنبیہ:

عین کو اَدا کرتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ اسے بلا تکلف اَدا کیا جائے، لیکن اگر اس کی اَدا مشکل ہو تو درمیان حلق کو ہلکا سا دبا کر اَدا کریں۔

ہمزہ اور عین کی صوت کی مشق

ہمزہ کی آواز: اَأْ، اَأْ، اَأْ — إِئْ، إِئْ، إِئْ — أُؤْ، أُؤْ، أُؤْ

عین کی آواز: اَعْ، اَعْ، اَعْ — اِعْ، اِعْ، اِعْ — اُعْ، اُعْ، اُعْ

دونوں اکٹھے یکے: اَأْ اَعْ، اَأْ اَعْ، اَأْ اَعْ — إِئْ اِعْ، إِئْ اِعْ، إِئْ اِعْ

بعد دیگرے: أُؤْ اُعْ، أُؤْ اُعْ، أُؤْ اُعْ

تمرین

ہمزہ اور عین کی

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

ء: إِنَّ — اَمَّا — خَآئِنٌ — اَلَمٌ — سَآئِحٌ — سَآئِقٌ — جَآئِزَةٌ

ع: عَبْدٌ — قَنَعَ — مَشْرُوْعٌ — عَلَمٌ — نَافِعٌ — مُسْتَعِرٌ

www.Alhudaa.com

دونوں اکٹھے اُور یکے بعد دیگرے:

اَبَـدَ ، عَبَـدَ – اَلَـمٌّ ، عَـلَمٌّ – اَلِيمٌ ، عَلِيمٌ – اَمَـلٌ ، عَمَلٌ – اُمٌّ ، عَمٌّ –

اُمَّـةٌ ، عَـمَّةٌ زَارَ ، زَعَرَ – يَتَـاَلَّـمُ ، يَتَـعَلَّـمُ – يَـاْلَـمُوْنَ ، يَعْلَمُوْنَ –

بَدَاَ ، بَدَعَ – قَرَاَ ، قَرَعَ – شَآءَ ، شَاعَ – ضَآءَ ، ضَاعَ

★——★——★

(2) **تاء اور طاء کی صوت میں فرق**

تاء کی آواز: باریک اور بغیر جھٹکے والی ہوتی ہے ــــ **جیسے** [يَتْلُونَ]

طاء کی آواز: موٹی اور جھٹکے والی ــــ **جیسے** [مَطْلَعٌ]

تاء اُور طاء کی صوت کی مشق

تاء کی آواز: اَتَ ، اَتَ ، اَتَ – اِتَ ، اِتَ ، اِتَ – اُتَ ، اُتَ ، اُتَ

طاء کی آواز: اَطَ ، اَطَ ، اَطَ – اِطَ ، اِطَ ، اِطَ – اُطَ ، اُطَ ، اُطَ

دونوں اکٹھے یکے اَتَ اَطَ ، اَتَ اَطَ ، اَتَ اَطَ – اِتَ اِطَ ، اِتَ اِطَ ، اِتَ اِطَ

بعد دیگرے: اُت اُط ، اُت اُط ، اُت اُط

تمرین

تاء اور طاء کی

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

ت: تِبْنٌ – آيَةٌ – اُسْرَةٌ – وَزَارَةُ التَّرْبِيَةِ – مَكْتَبَةٌ – نَتِيْجَةٌ

ط: بَطَلٌ – وَطَنٌ – طُيُورٌ – طُلَّابٌ – طَارِقٌ – طَبْخٌ – طَعَامٌ

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے:

تَـلَا ، طَـلَا – تِلَاوَةٌ ، طِلَاوَةٌ – تِينٌ ، طِيْنٌ – تَمْرٌ ، طَيْرٌ – فَاتِرٌ ، فَاطِرٌ –

www.Alhudaa.com

يَتُوبُ ، يَطُوبُ – تَبْتِيلٌ ، تَبْطِيلٌ – تِرُفٌ ، طَرُفٌ – حُوتٌ ، مَبْسُوطٌ –

سَتَرَ ، سَطَرَ – تَابَ ، طَابَ

★ —— ★ —— ★

(3) ثاء، سین اور صاد کی صوت میں فرق

ثاء کی آواز: باریک اور نرم ہوتی ہے —— جیسے [نَثْرٌ]

سین کی آواز: باریک اور سیٹی والی —— جیسے [نَسْرٌ]

صاد کی آواز: موٹی اور سیٹی والی —— جیسے [نَصْرٌ]

ثاء، سین اور صاد کی صوت کی مشق

ثاء کی آواز: اَثْ ، اَثْ ، اَثْ – اِثْ ، اِثْ ، اِثْ – اُثْ ، اُثْ ، اُثْ

سین کی آواز: اَسْ ، اَسْ ، اَسْ – اِسْ ، اِسْ ، اِسْ – اُسْ ، اُسْ ، اُسْ

صاد کی آواز: اَصْ، اَصْ، اَصْ – اِصْ، اِصْ، اِصْ – اُصْ، اُصْ، اُصْ

تینوں اکٹھے یکے بعد دیگرے: اَثْ اَسْ اَصْ ، اَثْ اَسْ اَصْ ، اَثْ اَسْ اَصْ

اِثْ اِسْ اِصْ ، اِثْ اِسْ اِصْ ، اِثْ اِسْ اِصْ

اُثْ اُسْ اُصْ ، اُثْ اُسْ اُصْ ، اُثْ اُسْ اُصْ

تمرین

ثاء، سین اور صاد کی

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ث: ثَقُلَ – ثَوْرٌ – مُثَابِرٌ – ثُقُوبٌ – ثَابِتٌ – ثَلَّاجَةٌ – اَثْرَىٰ – اِثْمٌ

س: دَرْسٌ – سَوْطٌ – بَأْسٌ – اِفْلَاسٌ – سَمِيرٌ – مُسَافِرٌ – سَخَّانَةٌ – سَكَبَ – سَقَطَ –

سُرَّ – سَلَّةٌ – سَاحَ – مَسْلُوبٌ – سَعِيدٌ – اَسْرَىٰ – سَيْفٌ

www.Alhudaa.com

ص: صَبْرٌ – صَوْتٌ – نُصُوصٌ – قَصْرٌ – إِخْلَاصٌ – صَامِتٌ – صَحَارَةٌ – صَاحَ – صَرَخَ – صِفَاتٌ – صُحُفٌ – مَصْلُوبٌ – صَعِيدٌ – صَيْفٌ – عَصَىٰ

تینوں اکٹھے یکے بعد دیگرے:

ثَارَ ، سَارَ ، صَارَ – نَثَرَ ، نَسَرَ ، نَصَرَ – نَثَجَ ، نَسَبَ ، نَصَبَ – كَثَرَ ، كَسَرَ ، كَصَمَ – أَثَاثٌ ، أَسَاسٌ ، أَصَّاصٌ – نَثِيرٌ ، نَسِيرٌ ، نَصِيرٌ – ثُلَّةٌ، سَلَّةٌ، صِلَةٌ – ثَوْرٌ ، سَوْطٌ، صَوْتٌ – حَرَثَ، حَرَسَ، حَرَصَ

★——★——★

(4) حاء اور ھاء کی صوت میں فرق

حاء کی آواز: درمیان حلق سے رگڑ کھا کر نکلتی ہے —— **جیسے** [بَحْرٌ]

ھاء کی آواز: ''ھائے'' کی ھاء کی طرح ہوتی ہے —— **جیسے** [شَهْرٌ]

تنبیه:

حاء کو اَدا کرتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ اسے بلا تکلف اَدا کیا جائے، لیکن اگر اس کی اَدا مشکل ہو تو درمیان حلق کو ہلکا سا دبا کر اَدا کریں۔

حاء اور ھاء کی صوت کی مشق

حاء کی آواز: اَحْ ، اَحْ ، اَحْ – إِحْ ، إِحْ ، إِحْ – اُحْ ، اُحْ ، اُحْ

ھاء کی آواز: اَهْ ، اَهْ ، اَهْ – إِهْ ، إِهْ ، إِهْ – اُهْ ، اُهْ ، اُهْ

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے: اَحْ اَهْ ، اَحْ اَهْ ، اَحْ ، اَهْ – إِحْ إِهْ ، إِحْ إِهْ ، إِحْ إِهْ – اُحْ اُهْ ، اُحْ اُهْ ، اُحْ اُهْ

www.Alhudaa.com

تمرین

حاء اور ھاء کی

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ح: حَاكِمٌ – حَمَامٌ – بَحْرٌ – مَادِحٌ – مِرْوَحَةٌ – مَحَطَّةٌ

ھ: هَفْوَةٌ – هَاجَرَ – شَهْرٌ – مُهَنْدِسٌ –مَاهِرٌ – سُهُولَةٌ

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے:

حَلَّ ، هَلَّ – حَلَالٌ ، هِلَالٌ – حَوْلٌ ، هَوْلٌ – حَجْرٌ ، هَجْرٌ–
فَحْمٌ ، فَهْمٌ – حَوَىٰ ، هَوَىٰ – حَمِيمٌ ، هَمِيمٌ – الْاَحْرَامُ ، الْاَهْرَامُ –
سَحْلٌ ، سَهْلٌ – حَمْلٌ ، هَمْلٌ – حَمْزَةٌ ، هَمْزَةٌ – حَرَمٌ ، هَرَمٌ –
حَالِكٌ ، هَالِكٌ – نَحْرٌ ، نَهْرٌ – اَلْحَمْدُ ، اَلْهَمْدُ – وَانْحَرْ ، وَانْهَرْ

★ —— ★ —— ★

(5) ذال، زا، ظاء اور ضاد کی صوت میں فرق

ذال کی آواز: باریک اور نرم ہوتی ہے — جیسے [يَذْكُرُونَ]

زای کی آواز: باریک اور سیٹی والی — جیسے [عَزْمٌ]

ظاء کی آواز: موٹی اور نرم — جیسے [يَظْلِمُونَ]

ضاد کی آواز: بہت موٹی اور نرم ہوتی ہے اور جماؤ سے نکلتی ہے — جیسے [يَضْرِبُونَ]

ذال، زا، ظاء اور ضاد کی صوت کی مشق

ذال کی آواز: اَذْ ، اَذْ ، اَذْ – اِذْ ، اِذْ ، اِذْ – اُذْ ، اُذْ ، اُذْ

زای کی آواز: اَزْ ، اَزْ ، اَزْ – اِزْ ، اِزْ ، اِزْ – اُزْ ، اُزْ ، اُزْ

ظاء کی آواز: اَظْ ، اَظْ ، اَظْ – اِظْ ، اِظْ ، اِظْ – اُظْ ، اُظْ ، اُظْ

ضاد کی آواز: اَضْ ، اَضْ ، اَضْ – اِضْ ، اِضْ ، اِضْ – اُضْ ، اُضْ ، اُضْ

www.Alhudaa.com

چاروں اکٹھے یکے	اَذْ اَزْ اَظْ اَضْ ، اَذْ اَزْ اَظْ اَضْ ، اَذْ اَزْ اَظْ اَضْ

بعد دیگرے:	اِذْ اِزْ اِظْ اِضْ ، اِذْ اِزْ اِظْ اِضْ ، اِذْ اِزْ اِظْ اِضْ

اُذْ اُزْ اُظْ اُضْ ، اُذْ اُزْ اُظْ اُضْ ، اُذْ اُزْ اُظْ اُضْ

تمرین

ذال، زا، ظاء اور ضاد کی

ذ: ذٰلِكَ – ذِكْرٌ – ذَهَبَ – اَعُوذُ – يَكْذِبُ – لَذِيذٌ – ذَيْلٌ – نَذَرَ – ذَقَنٌ – بَذٌّ – ذَاهِبٌ – ذَكِيٌّ – كَاذِبٌ – نَذِيرٌ – قَذًى – مَحْذُورٌ – اَنْذَرَ

ز: رِزْقٌ – جَائِزَةٌ – زَعِيمٌ – زَيْتُونٌ – لَازِمٌ – زَوْجَةٌ – زُجَاجٌ – اَنْزَرَ – فَازَ – زَرَعَ – بَزَّازٌ – زَآئِرٌ – زَكِيٌّ – عَزْمٌ – نَزْرٌ – مَحْزُورٌ – رَازِى

ظ: ظَالِمٌ – ظَلَمَ – ظَلَّ – ظُهُورٌ – عَظِيمٌ – حَفِيظٌ – غَيْظٌ – ظَلِيلٌ – نَظَرَ – ظَرْفٌ – وَعْظٌ – ظَاهِرٌ – حَافِظٌ – وَاعِظٌ – مَحْظُورٌ – حَظٌّ

ض: ضَرَبَ – ضَلَّ – ضَحِكَ – وَضَعَ – ضَخْمٌ – اَرْضٌ – عَرِيضٌ – ضَرْبٌ – ضَارِبٌ – مَرِيضٌ – ضَرَّ – قَضٰى – رَاضِى – فَاضَ

★ —— ★ —— ★

(6) قاف اور کاف کی صوت میں فرق

قاف کی آواز: موٹی اور جھٹکے والی ہوتی ہے —— جیسے [اَلْفَلَقُ]

کاف کی آواز: باریک اور بغیر جھٹکے والی —— جیسے [يَكْفُرُونَ]

قاف اور کاف کی صوت کی مشق

قاف کی آواز: اَقْ ، اَقْ ، اَقْ – اِقْ ، اِقْ ، اِقْ – اُقْ ، اُقْ ، اُقْ

کاف کی آواز: اَكْ ، اَكْ ، اَكْ – اِكْ ، اِكْ ، اِكْ – اُكْ ، اُكْ ، اُكْ

www.Alhudaa.com

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے: اَقْ اَكْ ، اَقٌ اَكٌ ، اَقُ اَكُ – إِقٌ اِكُ ، إِقٌ إِكٌ ، إِقٌ إِكٌ – اُقٌ اُكٌ ، اُقٌ اُكٌ ، اُقٌ اُكٌ

تمرین

قاف اور کاف کی

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ق: قَمَرٌ – قَبْلُ – اَخْلَاقٌ – وَقَفَ – سَآئِقٌ – حَقٌّ – تَقِيَّةٌ

ک: كَفَرَ – كَافِرٌ – كَرِهَ – بُكْرَةٌ – تَرَكَ – فَكَّرَ – حُكُومَةٌ

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے

قَلْبٌ ، كَلْبٌ – قَلْبِي ، كَلْبِي – قُلْ ، كُلْ – الْمُتَّقِينَ ، الْمُتَّكِينَ – قَدِيرٌ ، كَدِيرٌ

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

www.Alhudaa.com

﴾ دوسرا حصہ ﴿

تجوید کے ضروری ”مسائل وقواعد“

کـــی

پہچان اور عملی مشق

www.Alhudaa.com

www.Alhudaa.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْآنَ وَاَمَرَنَا بِتَرْتِیْلِہٖ وَتَجْوِیْدِہٖ حَیْثُ قَالَ: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلاً﴾، وَجَعَلَ ذٰلِکَ مِنْ اَعْظَمِ عِبَادَاتِہٖ، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ، الَّذِیْ قَالَ: «خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ»، فَطُوْبٰی لِمَنْ یَشْتَغِلُ بِالْقُرْآنِ تَعْلِیْمًا وَتَعَلُّمًا، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ حَمَلُوْہُ فَجَوَّدُوْہُ تَجْوِیْدًا۔

اَمّا بعد:

مسلمانوں کے لئے جس طرح قرآن مجید کے معانی کا سیکھنا، سمجھنا اوراس کے احکام وحدود پرعمل کرنا ایک عبادت وفریضہ ہے۔ اِسی طرح اُن پرقرآن کے الفاظ کا صحیح طور پر پڑھنا اوراسکے حروف کومنقول وثابت طریق کے موافق اَدا کرنا بھی لازم وفرض ہے۔

اُوراُمتِ مسلمہ کا اجماع ہے کہ جس طرح قرآن کریم کے حروف وکلمات اورحرکات وسکنات آج تک محفوظ ہیں۔ اِسی طرح اُس کا طریقۂ اَدائیگی بھی من وعن اب تک محفوظ ہے۔ اور یہ طریقہ وہ ہے جسے ''تجوید وتصحیح اورترتیل'' سے موسوم کیا جاتا ہے۔

یہ ایک مستقل علم ہے جس کے ذریعہ قرآن مجید کے حرفوں کی ادا اوران کا اصل تلفّظ محفوظ ہے۔ اوراس علم کے ضروری ''مسائل وقواعد'' سیکھے بغیرقرآن کا تلفّظ صحیح نہیں ہوسکتا۔

تجوید کے مطابق تلاوت نہ کرنے کی وجہ سے کلام الٰہی کے مطالب ومعانی اس حد تک بدل جاتے ہیں کہ ایسی تلاوت بساہ اَوقات گناہ کبیرہ کا سبب ہوتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ ذٰلِکَ.

اَفسوس اِس بات کا ہے کہ مدارس دینیہ میں تجوید کے مطابق قرآن شریف کی تعلیم کا

www.Alhudaa.com

عموماً کوئی اہتمام نہیں ہے، اور جب اکثر معلّمین بھی اس علم سے واقف نہ ہوں تو طلبہ کس طرح واقف ہو سکتے ہیں؟

اِسی عام ضرورت کے پیشِ نظر اور عام نفع رسانی کی غرض سے چند ضروری ''مسائل و قواعد'' کی پہچان اور عملی مشق کو ۔ طویل اَور فنی اصطلاحات سے ہٹ کر ۔ کیسٹ کی صورت میں مختصر اور سادہ ترین اَلفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ تا کہ قرآن مجید کے اَلفاظ کی صحیح ادائیگی کو نہایت آسانی کے ساتھ سمجھا جا سکے۔

''مسائل و قواعد'' کی مشق کے دوران الفاظ کو ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا گیا ہے، اَور درمیان میں کچھ وقفہ رکھا گیا ہے۔ تا کہ سننے والا آسانی سے ان الفاظ کی ادا کو سمجھ سکے اور ساتھ ساتھ خود مشق بھی کر سکے۔ اور ضروری ہے کہ یہ الفاظ تحریری شکل میں بھی سامع کے سامنے ہوں، تا کہ سننے کے ساتھ ساتھ ان الفاظ کو دیکھتا بھی جائے۔

اور یہ کتابچہ ایک مقدمہ، پندرہ سبقوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

باری تعالیٰ! قرآن مقدس کی تحسین و تصحیح کو ترقی نصیب فرما، اَور اِس ادنیٰ سی کاوِش کو قبول فرما کر قرآنِ مجید کو صحیح پڑھنے کا شوق رکھنے والوں کے لئے کماحقہ مفید بنا، اَور میرے لئے اور میرے والدین واَساتذہ کرام کیلئے زادِ آخرت بنا۔ آمین یا رَبَّ العالمین!

[تو لیجئے سماعت فرمایئے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے]

www.Alhudaa.com

مقدمہ

’’تجوید کی تعریف اور اس کا حکم‘‘

تجوید کے معنی:

تجوید کے معنی عمدگی وخوبصورتی کے ہیں جو خرابی و بدنمائی کی ضد ہے۔ اور قراء کی اصطلاح میں ـــــ تجوید کے معنی ہیں: ’’قرآن مجید کی تلاوت اس طرح کرنا کہ اَلفاظ وکلمات: گھٹاؤ، بڑھاؤ، تبدیلی اور اِعراب کی غلطی سے پاک وصاف ہوں۔ نیز اس تلاوت کی کیفیت متواتراً (سلسلہ بسلسلہ) بارگاہ ٔنبوی تک متصل سند سے ثابت ہو۔

اَوراس بارے میں لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

(1) وہ جو اِنتہائی عمدہ طریق سے اس پر پیرا ہوکر اَجروثواب سے مالا مال ہورہے ہیں۔

(2) وہ جو باوَجود قدرت کے تجوید کو ترک کرکے بے عملی میں مبتلا ہیں۔

(3) وہ جو معذور ہیں یعنی محنت کے بعد بھی صحیح اَدا پر قادر نہ ہوسکے۔

جو شخص کلام الٰہی کو صحیح تلفُّظ کے موافق اَدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے، لیکن وہ نفسانی بے نیازی اَور اپنے حفظ وضبط پر اعتماد کرتے ہوئے کسی ایسے عالم کی طرف رجوع کرنے کو اپنی اِنسلٹ اَور ہتک سمجھتا ہے، جو اسے قرآن مجید کے صحیح تلفظ سے اگاہ کرے۔ تو ایسا شخص بلاشبہ گنہگار اور کتاب اللہ کے معاملے میں بددیانت ہوگا۔

لیکن جو شخص تجوید سیکھتا ہے اور صحیح پڑھنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ مگر زبان کے موٹا ہونے یا کسی اور وجہ سے صحیح نہیں پڑھ سکتا۔ تو ایسا شخص گنہگار نہیں کیونکہ وہ معذور ہے، اور حق تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ لیکن اس عذر کے بارے میں خود ان کا اپنا خیال معتبر نہ ہوگا۔ بلکہ کسی ماہر فن تجوید اور مستند شیخ کی گواہی ضروری ہوگی۔

www.Alhudaa.com

لہٰذاـــــ اگر ہم چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کو اِس طرح پڑھیں جس طرح ہمارے نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے۔ تا کہ تلاوتِ قرآن کی تمام تر فضیلتیں حاصل ہوسکیں اُور اللہ پاک خوش ہو جائے۔ تو پھر آنے والے ''مسائل وقواعد'' کو اچھی طرح یاد کریں اور ان کے مطابق پڑھنے کی کوشش کریں۔

[وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْهَادِیْ اِلٰى سَوَآءِ السَّبِيْلِ]

www.Alhudaa.com

پہلا سبق

”حرکات یعنی زبر، زیر اُور پیش کی ادائیگی“

زبر: سیدھا منہ کھول کر ادا کیا جاتا ہے ـــــ جیسے: [بَ – تَ – ثَ]

زیر: ہونٹوں کو نیچے کی طرف جھکا کر ـــــ جیسے: [بِ – تِ – ثِ]

پیش: ہونٹوں کو گول ناتمام بند کر کے ـــــ جیسے: [بُ – تُ – ثُ]

تنبیہ: پیش دونوں ہونٹوں کے پوری طرح گول ہونے سے اُدا ہوتا ہے۔ پھر ہونٹوں کا دائرہ جتنا کم ہوگا، پیش اتنا ہی صحیح اُدا ہوگا۔

زبر، زِیر اور پیش کی مشق

صحیح نطق کے ساتھ اُدا کیجئے:

زبر: جَعَلَ – عَدَلَ – سَجَدَ

زیر: اِبِلِ – اِبِلِ – اِبِلِ

پیش: صُحُفٌ – کُتُبٌ – فُعُلُ

تینوں اکٹھی حرکات:

خُلِقَ – دُعِیَ – قُرِئَ – اُخِذَ – بُغِیَ – جُمِعَ – حُشِرَ – کُتِبَ

تنبیہات:

(1) ہر ایک حرکت میں دُوسری حرکت کی کیفیت وحالت پیدا کرنے سے بچیں:

یعنی: زبر میں: ہونٹوں کو گول کر دینا، یا ہونٹوں کو نیچے کی طرف جھکا دینا ـــــ مثلاً: [قَالَ] کو قَالَ پڑھنا۔ اور [اَلْحَمْدُ] کو اَلْحَمْدُ پڑھنا --- دونوں صورتوں میں زبر غلط اُدا ہوگا۔

www.Alhudaa.com

اُور زِیر میں: منہ کھل جائے۔ یا ہونٹوں میں گولائی آجائے ـــ مثلاً: [الرَّحِیۡمِ] کو الرَّحِیُمِ پڑھنا۔اور [صِرَاطَ] کو صِرَاطَ پڑھنا ـــ دونوں صورتوں میں زیر کی ادا صحیح نہ ہوگی۔

اُور پیش میں: منہ کھل جائے یا ہونٹ نیچے کی طرف مائل ہوجائیں ـــ مثلاً [فَکُلُوۡہُ] کو فَکُلُوۡہُ پڑھنا۔اُور [اِنِّیۡ تُبۡتُ] کو اِنِّیۡ تُبۡتُ پڑھنا ـــ دُونوں صورتوں میں پیش کی اَدائیگی غلط ہوگی۔

(2) حرکات کو کھینچنے سے بچیں کیونکہ زبر میں الف، زیر میں یا، اور پیش میں واو پیدا ہوجاتی ہے ـــ جیسے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ میں حاء کی زبر کو، دال کی پیش کو اور ہاء کی زیر کو اس طرح کھینچ کر پڑھنا اَلۡحَامۡدُوۡ لِلّٰہِی

(3) زَبر میں منہ کو زِیادہ کھولنے اور زیر وپیش کو مجھول پڑھنے سے بچیں ـــ مثلاً اَلۡعَالَمِینَ ـ مَالِكِ ـ إِيَّاكَ میں اسطرح منہ کھولنا اَلۡـعَـالَـمِینَ ـ مَالِكِ ـ اِيَّاكَ ۞ اور لِـلّٰـهِ ـ مَالِكِ میں زِیر کو اس پڑھنا لِـلّٰـهِ ـ مَالِكِ ۞ اور اَلۡـحَـمۡـدُ ـ نَعۡبُدُ میں پیش کو اِس طرح پڑھنا اَلۡحَمۡدُ ـ نَعۡبُدُ

www.Alhudaa.com

دوسرا سبق

”حروفِ قلقلہ وحروف صفیر کی اَدائیگی“

حروف قلقلة

صرف پانچ حروف کو ہلا کر پڑھیں، وہ یہ ہیں قُطُبُ جَدٌّ ــــ ان کو”حروف قلقلہ“ کہتے ہیں۔

حروف قلقلہ کی مشق

ق: اَقْ ، اَقْ ، اَقْ – اِقْ ، اِقْ ، اِقْ – اُقْ ، اُقْ، اُقْ – اَقْ اِقْ اُقْ

ط: اَطْ ، اَطْ ، اَطْ – اِطْ ، اِطْ ، اِطْ – اُطْ ، اُطْ ، اُطْ – اَطْ اِطْ اُطْ

ب : اَبْ ، اَبْ ، اَبْ – اِبْ ، اِبْ ، اِبْ – اُبْ ، اُبْ ، اُبْ – اَبْ اِبْ اُبْ

ج : اَجْ ، اَجْ ، اَجْ – اِجْ ، اِجْ ، اِجْ – اُجْ ، اُجْ ، اُجْ – اَجْ اِجْ اُجْ

د : اَدْ ، اَدْ ، اَدْ – اِدْ ، اِدْ ، اِدْ – اُدْ ، اُدْ ، اُدْ – اَدْ اِدْ اُدْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ضَبْحًا – قَدْحًا – صُبْحًا – نَقْعًا – تَبَّ – كَسَبْ – مَسَدْ – الْفَلَقْ –

خَلَقْ – وَقَبْ – الْعُقَدْ – حَسَدْ – مَطْلَعْ – مُحِيطْ – تَجْرِى – مَجِيدْ

تنبیہ: باقی حروف کو ہلا کر پڑھنے سے بچیں ــــ مثلاً [اَنْعَمْتَ – الْمَغْضُوبِ – جَعَلْنَا – ضَلَلْنَا] میں نون، میم، غین اور لام کے سکون کو خوب جماؤ سے ادا کریں، کہ آواز بند ہوجائے اور ہلنے نہ پائے۔ اور اس کی صورت یہ ہے: کہ اِن کا سکون اَدا کرنے کے بعد مخرج (حرف کے نکلنے کی جگہ) کو نرمی سے اور آہستگی سے کھولیں۔

www.Alhudaa.com

مشق کیجئے:

اَنۡـعَـمۡـتَ ، اَنۡـعَمۡتَ، اَنۡعَمۡتَ – المَغۡضُوۡبِ ، المَغۡضُوۡبِ ، المَغۡضُوۡبِ –

جَعَلۡنَـا ، جَعَلۡنَـا ، جَعَلۡنَـا – ضَلَلۡنَـا ، ضَلَلۡنَـا ، ضَلَلۡنَا

لٰہذا! [اَلۡحَمۡدُ] کو اَلۡحَمۡدُ پڑھنا، [رَبِّ الۡعَالَمِینَ] کو رَبِّ الۡعَالَمِینَ پڑھنا، [اِھۡدِنَا] کو اِھۡدِنَا پڑھنا، [اَلۡمُسۡتَقِیمَ] کو اَلۡمُسۡتَقِیمَ پڑھنا، [اَنۡعَمۡتَ] کو اَنۡعَمۡتَ ہلا کر پڑھنا غلط ہے، کیونکہ آواز کے ہلنے سے سکون میں حرکت کا کچھ اثر آ جاتا ہے۔

اَفسوس اس بات کا ہے کہ بعض قراء بھائی (صاد، فاء، میم اور نون) کو ہلا کر پڑھتے ہیں ـــــ مثلاً [یُصۡلِحُوۡنَ] کو یُصۡلِحُوۡنَ، [مُفۡلِحُوۡنَ] کو مُفۡلِحُوۡنَ، [اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ] کو اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ـــــ اور انہوں نے اس غلط پڑھنے کو اپنا ایک مستقل لہجہ بنایا ہوا ہے۔

حروفِ صفیر

تین حرفوں میں آواز مثل سیٹی کے نکالیں، وہ حروف یہ ہیں [ص، ز اور س]۔ اِن کو ’’حروفِ صفیر‘‘ کہتے ہیں۔

حروفِ صفیر کی مشق

ص: اَصۡ ، اَصۡ ، اَصۡ – اِصۡ ، اِصۡ ، اِصۡ – اُصۡ ، اُصۡ ، اُصۡ – اَصۡ اِصۡ اُصۡ

ز: اَزۡ ، اَزۡ ، اَزۡ – اِزۡ ، اِزۡ ، اِزۡ – اُزۡ ، اُزۡ ، اُزۡ – اَزۡ اِزۡ اُزۡ

س: اَسۡ ، اَسۡ ، اَسۡ – اِسۡ ، اِسۡ ، اِسۡ – اُسۡ ، اُسۡ ، اُسۡ – اَسۡ اِسۡ اُسۡ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ص: صَبۡرٌ – صَوۡتٌ – نُصُوصٌ – قَصۡرٌ – اِخۡلَاصٌ – صَامِتٌ – نَصۡرٌ – صِفَاتٌ

ز: رِزۡقٌ – جَآئِزَةٌ – زَعِیمٌ – لَازِمٌ – زُجَاجٌ – بَزَّازٌ – زَكِیٌّ – عَزۡمٌ

س: دَرۡسٌ – سَوۡطٌ – بَاۡسٌ – اِفۡلَاسٌ – سَمِیرٌ – مُسَافِرٌ – نَسۡرٌ – اَسَاسٌ

www.Alhudaa.com

تیسرا سبق

''حروف مدہ وحروف لین کے ادائیگی''

حروفِ مدہ

حروف مدہ تین ہیں:

(1) زبر کے بعد خالی الف ــــ جیسے [بَا – وَا]

(2) زیر کے بعد جزم والی یا ــــ جیسے [بِیْ – رِیْ]

(3) پیش کے بعد جزم والا واو ــــ جیسے [سُوْ – رُوْ]

اُردو میں ''الف مدہ'' بالعموم قدرے موٹی آواز کے ساتھ اَدا ہوتا ہے ــــ جیسے ''مال'' اور ''حال'' کا اَلف، لیکن قرآن مجید میں اَلف نہایت باریک اَدا ہوتا ہے، البتہ جب وہ موٹے حرف کے بعد آئے ــــ جیسے صَادِقِینَ اُور ظَالِمِینَ تو اس صورت میں اس حرف کے تابع ہو کر وہ بھی موٹا ہی پڑھا جاتا ہے۔

ایسے ہی ''واوَ مدہ'' اور ''یاء مدہ'' اگرچہ اُردو میں معروف اُور مجہول دونوں طرح مستعمل ہیں ــــ مثلاً ''نور'' کا واوَ، اور ''جمیل'' کی یاء معروف ہیں۔ جبکہ ''مور'' کا واوَ، اور ''درویش'' کی یاء مجہول ہیں، لیکن قرآنِ مجید میں ''واوَ'' اور ''یاء'' ہمیشہ معروف ہی اَدا ہوتے ہیں۔

موٹے اور باریک اَلف کی مشق آگے سبق نمبر ۸ میں آئے گی۔

''واوَ مدہ'' معروف کی مشق

طُو – لُو – مُو – نُو – یُو

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

قُطُوفُهَا – فَكُلُوهُ – مُوهِنُ – نُورِهِ – يُوسُفُ – يُؤْمِنُونَ – يَعْمَلُونَ – يَعْقِلُونَ

www.Alhudaa.com

لہٰذا ـــــ واوٗ کو ایسے مجہول پڑھنا: یُؤْمِنُونَ – یَعْمَلُونَ – یَعْقِلُونَ غلط ہے۔

’’یائے مدہ‘‘ معروف کی مشق

دِی – سِی – صِی – غِی – قِی – مِی

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

عِبَادِی – سِیقَ – غِیضَ – قِیلَ – بِقَمِیصِی – العَالَمِینَ – الرَّحِیمُ – الدِّینُ

لہٰذا ـــــ یاء کو ایسے مجہول پڑھنا: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ☆ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ☆ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّینِ] غلط ہے۔

حروفِ لین

حروفِ لین دو ہیں: ’’واوٗ‘‘ اور ’’یاء‘‘ ساکن جبکہ اُن سے پہلے زبر ہو ـــــ جیسے [بَوْ – بَیْ]۔ اِن کو نرمی سے اَدا کرنا چاہیے۔

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

و: خَوْفٍ – قَوْلٌ – یَوْمٍ – لَوْحٍ – مَوْضُوعَةٌ

ی: رُوَیْدًا – کَیْدًا – کَیْفَ – قُرَیْشٍ – عَلَیْهِمْ

تنبیہات:

(1) حروفِ لین کو کھینچنے سے بچایا جائے ـــــ مثلاً [خَوْفٍ] کو خَوفٍ – [قَوْلٌ] کو قَـوْلٌ – [یَوْمٍ] کو یَـوْمٍ پڑھنا – [رُوَیْدًا] کو رُوَیْـدًا – [کَیْدًا] کو کَیْـدًا – [عَلَیْهِمْ] کو عَلَیْهِمْ پڑھنا صحیح نہیں۔

(2) حروفِ لین کو مجہول پڑھنے سے بھی بچایا جائے، جیسا کہ اُردو میں ’’اور‘‘ کے واوٗ اور ’’غیر‘‘ کی یاء کا تلفظ کیا جاتا ہے ـــــ یاد رہے کہ ’’واوِ لین‘‘ کے ادا کرتے وقت بھی ہونٹوں کو پوری طرح گول کریں اور دائرہ کم سے کم رکھیں اور اس کی آواز ’’گئو‘‘ اور ’’لکھنؤ‘‘ جیسی ہوگی، ’’غور‘‘ اور ’’شوق‘‘ جیسی نہیں ہوگی۔

www.Alhudaa.com

’’واوِ لین‘‘ معروف کی مشق

اَوْ – جَوْ – حَوْ – فَوْ – قَوْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

اَوْلِیَآءَ – جَوْفِهٖ – حَوْلَهٗ – فَوْقَهَا – قَوْلِیْ

لہٰذا ـــــ [وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ] اور [مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ] پڑھنا صحیح نہیں۔

’’یائے لین‘‘ معروف کی مشق

اَیْ – حَیْ – وَیْ – غَیْ – ضَیْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

اَيْنَ –حَيْثُ – وَيْلَكَ – غَيْرَهَا – ضَيْفِیْ

لہٰذا ـــ [صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ] پڑھنا صحیح نہیں۔

www.Alhudaa.com

چوتھا سبق

''حروف غنہ اور شدّ والے حرف کی اَدائیگی''

حروفِ غنہ

''حروفِ غنہ'' دو ہیں: ''نون'' اور ''میم'' ـــــ اِن کو اَدا کرتے وقت ناک میں آواز جاتی ہے (جسے غنہ سے تعبیر کیا جاتا ہے) اگر غنہ معلوم کرنا مقصود ہو تو ناک کو بند کرکے ''نون'' اور ''میم'' کو اَدا کریں۔

لیکن اِن کے علاوہ کسی حرف کو گنگنی آواز سے پڑھنا صحیح نہیں ـــــ مثلاً [الْعَالَمِينَ] کو الْـعَالَـمِينَ - [اَلرَّحْمٰنِ] کو اَلرَّحْمٰنِ - [مٰلِكِ] کو مٰلِكِ - [يُؤْمِنُونَ] کو يُؤْمِنُونَ - [النَّاسِ] کو النَّاسِ - [بِمُؤْمِنِينَ] کو بِمُؤْمِنِينَ پڑھنا غلط ہے۔

لہٰذا ـــــ اس طرح گنگنی آواز سے پڑھنا: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ☆ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ] گناہ ہے۔

شدّ والا حرف

''شد والا حرف'' دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے، ایک مرتبہ اپنے پہلے حرف سے مل کر جبکہ دوسری مرتبہ اپنی حرکت کے ساتھ، لیکن درمیان میں آواز نہ توڑیں۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: کہ سختی کے ساتھ ذرا رُک کر ـــــ جیسے [صَدَّقَ - كُوِّرَتْ - مُرُّوا]

مشکل الفاظ کی مشق کیجئے:

ضُرٌّ مَّسَّهُ - حَظًّا مِّمَّا - جَآنٌّ وَّلِّىٰ - مَدَّ الظِّلَّ - لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ - كُلًّا لَّمَّا - اَكْلًا لَّمًّا - شَرِّ النَّفّٰثٰتِ - زَيَّنَّ السَّمَآءَ - مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى - وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُومٍ - اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ - غِلًّا لِّلَّذِينَ - يُحِبُّ التَّوَّابِينَ - دُرِّيٌّ يُّوقَدُ - بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشَاهُ - وَعَلٰى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ۔

www.Alhudaa.com

پانچواں سبق

’’بعض حروف کی ادائیگی‘‘

(1) ’’**ھمزہ**‘‘ کو جھٹکے سے پڑھیں گے مگر ناف نہ ہلے، اس لئے کہ ناف سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

صحیح نطق کے ساتھ اُدا کیجئے:

یَاْلَمُونَ – بِئْسَ – یُؤْمِنُونَ – الْبَاْسَآءُ – تُؤْوِی – تُؤْوِیهِ

لہٰذا ـــــ اس طرح جھٹکے سے پڑھنا: [یَاْ لَمُونَ – یُؤْ مِنُونَ] کہ ناف ہی ہل جائے صحیح نہیں۔

(2) ’’**عین**‘‘ اُور ’’**حاء**‘‘ کے پڑھتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ انکو بلا تکلف نکالنا چاہئے ـــــ جیسے [اَلْحَمْدُ – الْعَالَمِینَ]

’’عین‘‘ اور ’’حاء‘‘ کی مشق

ع: اَعْ ، اَعْ ، اَعْ – اِعْ ، اِعْ ، اِعْ – اُعْ ، اُعْ ، اُعْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

بَدَعَ – یَتَعَلَّمُ – عَمَّ – عَبْدٌ – زَعَمَ – زَعَرَ – عَلَمٌ – عَمَّةٌ – نَعْبُدُ – یَعْمَلُونَ

غلط اُدائیگی اس طرح ہوگی:

الْعَالَمِینَ – نَعْبُدُ – یَعْلَمُونَ – یَعْمَلُونَ

ح: اَحْ ، اَحْ ، اَحْ – اِحْ ، اِحْ ، اِحْ – اُحْ ، اُحْ ، اُحْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

حَاکِمٌ – حَمَامٌ – بَحْرٌ – مَادِحٌ – حَوْلٌ – فَحْمٌ – سَحْلٌ – حَمِیمٌ – حَوٰی

www.Alhudaa.com

غلط اَدائیگی اِس طرح ہوگی:

اَلْحَمْدُ – بَحْرٌ – فَحْمٌ – سَحْلٌ

(3) ''**ظاء**'' اور ''**ضاد**'' یہ دونوں دواَلگ اَلگ اور مستقل حرف ہیں اسی لئے دونوں کی اپنی اپنی ایک جدا آواز ہے۔ لیکن یہ بات ضرور ہے کہ دونوں کو صحیح صحیح اَدا کرتے وقت ایک دوسرے کے ساتھ قدرے مشابہت ہوتی ہے۔

لٰہذا ـــــ اِن دونوں کو اَدا کرنے میں بہت کوشش کرنی چاہیئے اور اُستادِ کامل سے اِن دونوں کی مشق ضروری ہے۔ ورنہ ایک حرف کا دوسرے حرف سے بدل جانا لازم آئے گا جو کہ بہت بڑی غلطی ہے۔

آسانی کے لئے ان دونوں کی آوازوں کا سادہ سا مفہوم اس طرح یاد کرلیں کہ:

''**ظاء**'' کی آواز نرم اَور موٹی ہوتی ہے اور منہ کے سامنے سے نکلتی ہے ـــ جیسے [یَظْلِمُونَ]

''**ضـــاد**'' کی آواز نرم اَور بہت موٹی ہوتی ہے اَور جماؤ کے ساتھ منہ کی بائیں یا دائیں یا دونوں طرف سے نکلتی ہے۔ اَور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ''ضادْ'' کی آواز منہ کے سامنے سے ہرگز نہ نکلے ورنہ ''ظاءْ'' کی آواز ہوجائے گی۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے: کہ زبان کی نوک کو پوری کوشش سے بچا کر سمیٹ کر رکھا جائے، اَور زبان کے پچھلے موٹے کناروں کو داڑھوں کی جڑوں پر لگاتے ہوئے وسط (درمیان) زبان کو پھیلا کر تالو کے ساتھ جما دیں اور آہستہ آہستہ آواز کو جاری کریں ـــــ جیسے [یَضْرِبُونَ]

''ظاءْ'' اور ''ضادْ'' کی آواز کی مشق

ظ: اَظْ ، اَظْ ، اَظْ – اِظْ ، اِظْ ، اِظْ – اُظْ ، اُظْ ، اُظْ – اَظْ اِظْ اُظْ

ض: اَضْ ، اَضْ ، اَضْ – اِضْ ، اِضْ ، اِضْ – اُضْ ، اُضْ ، اُضْ – اَضْ اِضْ اُضْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

الظَّهِيرَةِ – تُظْهِرُونَ – عِظَامًا – تَلَظّٰى – الظَّالِمِينَ – وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ–

www.Alhudaa.com

اِنَّـهٗ لَـذُو حَـظٍّ عَظِيمٍ – اِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ – قُلْ مُوتُو بِغَيْظِكُمْ – فَضَّلْنَا –
قَيَّـضْنَا – يُضْلِلُ – وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ – وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ – نَضْرَةَ النَّعِيمِ –
وَلَـقَّاهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُورًا – وَلَا الضَّآلِّينَ – وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ☆ إِلَىٰ رَبِّهَا
نَاظِرَةٌ – اَنْقَضَ ظَهْرَكَ – وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ

(4) "**فاء**" اور "**هاء**" کو پڑھتے وقت سانس اور آواز نرمی کے ساتھ جاری رکھیں، لیکن اتنی زیادہ نرمی نہ ہو کہ یہ غائب ہو جائیں، اور نہ ہی اِن کو ادا کرتے وقت زیادہ ہوا نکالیں۔

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ف: اَلْمُفْلِحُونَ – يَفْعَلُونَ – صَفًّا – وَالشَّفْعِ – اَفْوَاجًا

ه: شَهْرٌ – فَهْمٌ – الْاَهْرَامُ – سَهْلٌ – نَهْرٌ – اِهْدِنَا

لہٰذا ــــ اس طرح زیادہ ہوا نکال کر پڑھنا: [صَفًّا – اَفْوَاجًا – شَهْرٌ – اِهْدِنَا] صحیح نہیں۔

(5) "**واوْ**" دونوں ہونٹوں کے بالکل گول ہونے سے اُدا ہوتا ہے ــــ جیسے [وَا وُو وِی] اس کو "فاء" کے مخرج یعنی اوپر کے دانتوں کی نوکوں اور نیچے کے ہونٹ کے وسط سے لگا کر اُدا کرنا غلط ہے۔

"واوْ" کی مشق کیجئے

وَا ، وَا، وَا – وُوْ ، وُوْ ، وُوْ – وِیْ ، وِیْ ، وِیْ – وَا وُوْ وِیْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

وَضَـعَ – وُضِـعَ – كُـوِّرَتْ – الْـمُـصَـوِّرُ – تَـقْـوِيمٍ – مَـوْفُـورًا –
مُسْـــوَدًّا – مَـــرْجُـــوًّا – اِسْـــوَدَّتْ – يُـــوَسْـــوِسُ – وَسْـــوَاسٍ

www.Alhudaa.com

چھٹا سبق

''چند خصوصی الفاظ کی ادائیگی''

(1) لفظ: [**مَجْرِهَا**] کی را کو [تَجْرِیْ] کی را کی طرح نہ پڑھیں، بلکہ ''قطرے'' کی را کی طرح جھکا کر پڑھیں۔ اس جھکانے کو ''امالہ'' کہتے ہیں۔

امالہ کے ساتھ مشق کیجئے

مَجْرِهَا – مَجْرِهَا – مَجْرِهَا – مَجْرِهَا – مَجْرِهَا

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّی لَغَفُورٌ رَّحِیمٌ

(2) لفظ [**ءَ اَعْجَمِیٌّ**] کے دوسرے ہمزہ کو ذرا نرم پڑھیں ـــــ اس نرم پڑھنے کو ''تسہیل'' کہتے ہیں۔

تسہیل کے ساتھ مشق کیجئے

ءَ اَعْجَمِیٌّ – ءَ اَعْجَمِیٌّ – ءَ اَعْجَمِیٌّ – ءَ اَعْجَمِیٌّ – ءَ اَعْجَمِیٌّ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

لَوْلَا فُصِّلَتْ آيٰتُهٗ ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ـــــ تین بار

(3) لفظ [**لَا تَاْمَنَّا**] کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(1) [لَا تَـاْمَـنَّـا] ایک نون مشدد سے، لیکن نون کی پہلی آواز میں ہونٹوں سے پیش کو ظاہر کریں یعنی غنہ کرتے ہوئے ہونٹوں کو گول کرنا اور [نَا] پڑھنے سے پہلے گولائی کو ختم کر دینا ـــــ اس کو ''اشمام'' کہتے ہیں ـــــ اس کی ادا کا تعلق چونکہ دیکھنے سے ہے لہٰذا اس کی کسی ماہر قاری سے مشق کر لی جائے۔

(2) [لَا تَاْمَنُنَا] دونوں سے، لیکن پہلے نون کے پیش کو ہلکا سا پڑھیں ـــــ اس کو ''روم'' کہتے ہیں۔

www.Alhudaa.com

روم کے ساتھ مشق کیجئے

لَا تَاْمَنُنَا — لَا تَاْمَنُنَا — لَا تَاْمَنُنَا — لَا تَاْمَنُنَا — لَا تَاْمَنُنَا

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

قَالُوا یٰٓاَبَانَا مَالَكَ لَا تَاْمَنُنَا عَلٰی یُوسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنَاصِحُوْنَ

(4) [بَسَطْتَّ - اَحَطْتُّ - مَا فَرَّطْتُّ - مَا فَرَّطْتُّمْ] اِن چار حرفوں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: کہ پہلے ''طاء'' کو موٹا اور پھر ''تاء'' کو باریک اَدا کریں —— اس کو ''اِدغام ناقص'' کہتے ہیں۔

مشق کیجئے:

بَسَطْتَّ ، بَسَطْتَّ ، بَسَطْتَّ - اَحَطْتُّ ، اَحَطْتُّ ، اَحَطْتُّ -

مَا فَرَّطْتُّ ، مَا فَرَّطْتُّ ، مَا فَرَّطْتُّ - مَا فَرَّطْتُّمْ ، مَا فَرَّطْتُّمْ ، مَا فَرَّطْتُّمْ

(5) لفظ [اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ] کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(1) قاف کی آواز کو بالکل ختم کر کے صرف ایک کاف مشدد سے —— اِس کو ''اِدغام تام'' کہتے ہیں۔

(2) پہلے قاف کو موٹا اور پھر کاف کو باریک اَدا کریں —— اِس کو ''اِدغام ناقص'' کہتے ہیں۔

اِدغام تام کے ساتھ مشق کیجئے:

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ - اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ - اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

اِدغام ناقص کے ساتھ مشق کیجئے:

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ - اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ - اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

(6) [آلْآنَ - آللّٰهُ - آلذَّكَرَيْنِ] اِن تین حرفوں کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(1) ایک ہمزہ سے، لیکن خوب کھینچ کر —— اِس کو ''اِبدال'' کہتے ہیں۔

(2) دو ہمزوں سے، لیکن دوسرے ہمزہ کو ذرا نرم پڑھیں —— اِس کو ''تسہیل'' کہتے ہیں۔

www.Alhudaa.com

ابدال کے ساتھ مشق کیجئے

آلآنَ، آلآنَ – آللّٰهُ، آللّٰهُ – آلذَّكَرَيْنِ، آلذَّكَرَيْنِ

تسہیل کے ساتھ مشق کیجئے

ءَالآنَ، ءَالآنَ – ءَاللّٰهُ، ءَاللّٰهُ – ءَالذَّكَرَيْنِ، ءَالذَّكَرَيْنِ

(7) [بِئْسَ الاسْمُ] میں ''لام'' کے دائیں بائیں جو دُو ہمزے لکھے ہوئے ہیں وہ پڑھنے میں نہیں آتے۔ اور اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: کہ بِئْسَ کی سین کے بعد اَلِاسْمُ میں ''لام'' کو مکسور اور اس ''لام'' کو سین سے ملا کر پڑھتے ہیں۔

مشق کیجئے:

بِئْسَ الِاسْمُ، بِئْسَ الِاسْمُ – بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الِايمَانِ

اور اس کو اس طرح پڑھنا: [بِئْسَ الْإِسْمُ] بالکل غلط ہے۔

(8) [مَالِيَهْ ☆ هَلَكَ] میں مَالِيَهْ کو هَلَكَ کے ساتھ ملا کر پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(1) دو الگ الگ ھاؤں سے، لیکن پہلی ''ہاء'' کے بعد ذرا رک کر —— جیسے [مَالِيَهْ ☆ هَلَكَ] —— اس کو ''اظہار'' کہتے ہیں۔

(2) ''یاء'' کے بعد ایک ''ہاء'' مشدد سے —— جیسے [مَالِيَه ☆ هَّلَكَ] —— اس کو ''ادغام'' کہتے ہیں۔

پہلے طریقے کے ساتھ مشق کیجئے:

مَالِيَهْ ☆ هَلَكَ ، مَالِيَهْ ☆ هَلَكَ – مآ اَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَهْ ☆ هَلَكَ عَنِّى سُلْطٰنِيَهْ

دوسرے طریقے کے ساتھ مشق کیجئے:

مَالِيَه ☆ هَّلَكَ ، مَالِيَه ☆ هَّلَكَ – مآ اَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَه ☆ هَّلَكَ عَنِّى سُلْطٰنِيَهْ

(9) [فِيهِ مُهَانًا] میں ''ہاء'' کو کچھ کھینچ کر پڑھیں گے، ہماری قراءت (روایتِ حفصؒ) میں اسے [فِيهِ هُدًى] کی طرح فِيهِ مُهَانًا پڑھنا صحیح نہیں۔

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

فِيهٖ مُهَانًا ، فِيهٖ مُهَانًا – وَيَخْلُدْ فِيهٖ مُهَانًا

www.Alhudaa.com

ساتواں سبق

”حرفوں کو موٹا اور باریک پڑھنے کا بیان“

۞ سات حرفوں کو ہمیشہ موٹا پڑھیں۔ وہ یہ ہیں [خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ] ـــــ اِن کو ”حروف مستعلية“ کہتے ہیں۔

حروف مستعليه کی مشق

خ: اَخْ ، اَخْ ، اَخْ – اِخْ ، اِخْ ، اِخْ – اُخْ ، اُخْ ، اُخْ – اَخْ اِخْ اُخْ

ص : اَصْ ، اَصْ ، اَصْ – اِصْ ، اِصْ ، اِصْ – اُصْ ، اُصْ ، اُصْ – اَصْ اِصْ اُصْ

ض: اَضْ ، اَضْ ، اَضْ – اِضْ ، اِضْ ، اِضْ – اُضْ ، اُضْ ، اُضْ – اَضْ اِضْ اُضْ

غ : اَغْ ، اَغْ ، اَغْ – اِغْ ، اِغْ ، اِغْ – اُغْ ، اُغْ ، اُغْ – اَغْ اِغْ اُغْ

ط : اَطْ ، اَطْ ، اَطْ – اِطْ ، اِطْ ، اِطْ – اُطْ ، اُطْ ، اُطْ – اَطْ اِطْ اُطْ

ق : اَقْ ، اَقْ ، اَقْ – اِقْ ، اِقْ ، اِقْ – اُقْ ، اُقْ ، اُقْ – اَقْ اِقْ اُقْ

ظ: اَظْ ، اَظْ ، اَظْ – اِظْ ، اِظْ ، اِظْ – اُظْ ، اُظْ ، اُظْ – اَظْ اِظْ اُظْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

خ: يَخْشَىٰ – خَوْفٍ – خَشْيَةٌ – خَالِدٌ – خَيْرًا – خُلِقَ – دَخَلَ – بَخِلَ – اُخِذَ

ص: صَبْرٌ – صَوْتٌ – نُصُوصٌ – قَصْرٌ – اِخْلَاصٌ – صَامِتٌ

ض : ضَرَبَ – وَضَعَ – عَرَضَ – عَرِيضٌ – مَرِيضٌ – ضَارِبٌ

غ: رَغَدًا – غَبَرَةٌ – فَارْغَبْ – غَاسِقٍ – غَلَبَتْ – غُلِبَ – غَفَرَ – بُغِيَ

ط: بَطَلٌ – وَطَنٌ – طُيُورٌ – طُلَّابٌ – طَائِرٌ – طَارِقٌ

ق: قَمَرٌ – اَخْلَاقٌ – وَقَفَ – سَائِقٌ – حَقٌّ – قَالَ

ظ : عَظْمٌ – حَفِيظٌ – ظَلِيلٌ – نَظَرَ – وَعْظٌ – ظَاهِرٌ

۞ تین حروف کبھی موٹے پڑھے جاتے ہیں اور کبھی باریک، وہ یہ ہیں [الف – لام – را]، اِن کو ”شبہ مستعلية“ کہتے ہیں۔

www.Alhudaa.com

آٹھواں سبق

''الف اور لام کو موٹا و باریک پڑھنے کا قاعدہ''

''الف'' کا قاعدہ

اَلف سے پہلے موٹا حرف ہو تو الف بھی موٹا ہوگا ـــــ جیسے [قَالَ] ـــ اور اگر پہلے باریک حرف ہو تو اَلف بھی باریک ہوگا ـــــ جیسے [مَالِكِ]

موٹے الف کی مشق:

خَالِدٌ – صَامِتٌ – ضَارِبٌ – غَاسِقٍ – طَآئِرٌ – قَالَ – ظَاهِرٌ

لہٰذا ـــــ اس طرح الف کو باریک کر کے پڑھنا:[خَالِدٌ – صَامِتٌ – قَالَ] غلط ہے۔

باریک الف کی مشق:

العَالَمِينَ – الرَّحْمٰنِ – مٰلِكِ – اِيَّاكَ – حَاسِدٍ – النَّاسِ

لہٰذا ـــــ اس طرح الف کو موٹا کر کے پڑھنا:[العَالَمِينَ – مٰلِكِ – اِيَّاكَ] غلط ہے۔

''لام'' کا قاعدہ

لفظ [اَللّٰهُ] اور [اَللّٰهُمَّ] کے''لام'' سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لام موٹا پڑھیں ـــــ جیسے [قُلْ هُوَ اللّٰهُ – رَحْمَةُ اللّٰهِ– سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ – قَالُوا اللّٰهُمَّ]

اور اگر اس''لام'' سے پہلے زیر ہو تو لام باریک پڑھیں ـــ جیسے[بِسْمِ اللّٰهِ – قُلِ اللّٰهُمَّ]

باقی تمام''لام'' باریک ہی پڑھے جاتے ہیں ـــــ مثلاً [اَلْحَمْدُ – الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ– قُلْ هُوَ – لَمْ يَكُنْ لَّهٗ – ضَلَلْنَا]

لہٰذا ـــــ [اَلْحَمْدُ] کو اَلْحَمْدُ پڑھنا–[قُلْ هُوَ] کو قُلْ هُوَ پڑھنا– [لَمْ يَكُنْ لَّهٗ] کو لَمْ يَكُنْ لَّهٗ پڑھنا غلط ہے۔

www.Alhudaa.com

نواں سبق

’’را کو موٹا اور باریک پڑھنے کے قاعدے‘‘

قاعدہ(۱): ’’را‘‘ کے اُوپر زبر یا پیش ہو تو وہ موٹی ہوگی ــــــ جیسے [رَزَقْنٰهُمْ – رُزِقُوا]

اُور جب ’’را‘‘ کے نیچے زیر ہو تو باریک ہوگی ــــــ جیسے [رِجَالٌ]

موٹی ’’را‘‘ کی مشق:

رَا، رَا، رَا – رُو، رُو، رُو – رَا رُو، رَا رُو، رَا رُو

باریک ’’را‘‘ کی مشق:

رِی، رِی، رِی – رِجَالٌ، رِجَالٌ، رِجَالٌ

صحیح نطق کے ساتھ اُدا کیجئے:

رَاَوْا – مِرَآءَ – ظَاهِرًا – وَمُبَشِّرًا – وَنَذِيرًا – وَالْخَيْرَاتِ – وَالرّٰشِدُونَ –
كُلَّمَا رُزِقُوا – وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ – وَعِشْرُونَ – صَابِرُونَ – لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ –
رِجَالٌ – رِئَآءَ النَّاسِ – وَالصَّابِرِينَ – وَفِى الرِّقَابِ – وَالْغَارِمِينَ

قاعدہ(۲): ’’را‘‘ ساکن (جزم والی) سے پہلے زبر یا پیش ہو تو موٹی ہوگی ــــــ جیسے [بَرْقٌ – يُرْزَقُونَ] ــــــ اُور جب ’’را‘‘ سے پہلے زیر ہو تو باریک ہوگی ــــــ

جیسے: [مِرْيَةٌ – فِرْعَوْنَ]

موٹی ’’را‘‘ کی مشق: اَرْ، اَرْ، اَرْ – اُرْ، اُرْ، اُرْ – اَرْ اُرْ، اَرْ اُرْ، اَرْ اُرْ

باریک ’’را‘‘ کی مشق: اِرْ، اِرْ، اِرْ – مِرْيَةٌ، مِرْيَةٌ، مِرْيَةٌ

صحیح نطق کے ساتھ اُدا کیجئے:

لَاتَرْفَعُوا – يَرْضَوْنَهُ – نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ – وَاْمُرْ اَهْلَكَ – اِسْتَغْفِرْ
لِذَنْبِكَ – قُمْ فَاَنْذِرْ – وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ – وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

www.Alhudaa.com

قاعدہ(۳): ''را'' پر ٹھہرتے وقت اگر اس سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو ''را'' موٹی ہوگی ـــ جیسے [وَالْعَصْرِ – خُسْرٍ] ـــ اور جب ''را'' سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو، یا ''را'' سے پہلے ''یاء'' ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو تو ان دونوں صورتوں میں ''را'' باریک ہوگی ـــ جیسے [حِجْرٌ – خَيْرٌ]

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

وَالْفَجْرِ – وَلَيَالٍ عَشْرٍ – وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ – ذَاتِ قَرَارٍ –
كِتَابَ الْأَبْرَارِ – عُقْبَى الدَّارِ – هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ –
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ – يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ

تنبیہات:

(1) [قِرْطَاسٌ – مِرْصَادٌ – اِرْصَادٌ – فِرْقَةٌ] کی ''را'' موٹی ہوگی۔

مشق کیجئے:

قِرْطَاسٌ ، قِرْطَاسٌ ، قِرْطَاسٌ – مِرْصَادٌ ، مِرْصَادٌ ، مِرْصَادٌ –
اِرْصَادٌ ، اِرْصَادٌ ، اِرْصَادٌ – فِرْقَةٌ ، فِرْقَةٌ ، فِرْقَةٌ

(2) [فِرْقٍ] کی ''را'' اور اسی طرح [الْقِطْرِ] اور [مِصْرَ] کی ''را'' پر جب ٹھہرا جائے تو ''را'' موٹی اور باریک دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔

موٹی ''را'' کے ساتھ مشق کیجئے:

فِرْقٍ ، فِرْقٍ ، فِرْقٍ – الْقِطْرِ، الْقِطْرِ، الْقِطْرِ – مِصْرَ، مِصْرَ ، مِصْرَ

باریک ''را'' کے ساتھ مشق کیجئے:

فِرْقٍ، فِرْقٍ، فِرْقٍ – الْقِطْرِ، الْقِطْرِ، الْقِطْرِ– مِصْرَ ، مِصْرَ ، مِصْرَ

www.Alhudaa.com

دونوں طرح صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ – فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ –

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ – وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ –

وَقَالَ الَّذِی اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ – وَقَالَ الَّذِی اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ

(3) جزم والی ''را'' سے پہلے زیر ہمزہ وصلی پر ہو، یا جزم والی ''را'' سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو تو ان دونوں صورتوں میں ''را'' موٹی ہی ہوگی ـــــ جیسے:

[اِرْجِعُوا – اِرْحَمْ – اِرْتَبْتُمْ – رَبِّ ارْجِعُوْنَ – اِنِ ارْتَبْتُمْ – اَمِ ارْتَابُوا] ـــــ

اس میں اگر کسی جگہ پہچان مشکل ہو تو کسی ماہر قاری سے دریافت کرلیا جائے۔

www.Alhudaa.com

دسواں سبق

''غنہ یعنی گنگنی آواز کے ساتھ پڑھنے کے قاعدے''

قاعدہ(۱): جب ''نون'' اور ''میم'' پر شد [نّ مّ] ہو تو ہمیشہ غنہ ہوتا ہے ـــ جیسے [عَمَّ - اِنَّ]

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

اِنَ الْمُسْلِمِينَ - اِنِّى تُبْتُ اِلَيْكَ - يَمُنُّونَ عَلَيْكَ -

هَمَّتْ بِهٖ - مِنَ الْيَمِّ - وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ

قاعدہ(۲): میم ساکن [مْ] پر غنہ اس وقت ہوگا جب اس کے بعد میم اور باء ہوں ـــ جیسے [اِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ - يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ] ـــ اور جب ''میم'' اور ''باء'' کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو آواز کو ناک میں نہ کھینچیں ـــ مثلاً [اَلْحَمْدُ - اَنْعَمْتَ] ـــ لہٰذا اِن کو اس طرح غنہ کے ساتھ پڑھنا [اَلْحَمْدُ - اَنْعَمْتَ] صحیح نہیں۔

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ - وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ - اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا - اَمْ بِظَاهِرٍ - فَاحْكُمْ

بَيْنَهُمْ - يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ - اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ - وَيُمْسِكُ

السَّمَآءَ - ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ - اَمْ زَاغَتْ - اَلَمْ يَرَوْا -

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِى طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ☆

قاعدہ(۳): ''نون'' ساکن [نْ] اور تنوین [ـً ـٍ ـٌ] کے بعد جب حروفِ حلقی یعنی [ء ، ھ ، ع ، ح ، غ ، خ] اور ''لام'' و ''را'' میں سے کوئی حرف آجائے تو غنہ نہ ہوگا ـــ جیسے [اَنْعَمْتَ - اِنْ عَلَيْكَ - عَذَابٌ عَظِيْمٌ] ـــ اِن

www.Alhudaa.com

آٹھ حروف کے علاوہ باقی بیس حروف میں سے اگر کوئی حرف آ جائے تو غنہ ہوگا یعنی ناک میں آواز کو کھینچ کر پڑھیں گے ـــــ جیسے [مَنۡ یَقُولُ – مِنۡ بَعۡدِ – مِنۡ شَرٍّ – بَرۡقٌ یَّجۡعَلُونَ] ـــــ اور وہ بیس حروف یہ ہیں: [ب ، ت ، ث ، ج ، د ، ذ ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ف ، ق ، ك ، م ، ن ، و ، ی]

''نون'' ساکن وتنوین (بغیر غنہ) کی مثالیں:

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ء: یَـنۡـئَـوۡنَ – مَـنۡ ءَامَنَ – جَنّٰتٍ اَلۡـفَـافًـا

ہ: یَـنۡهَـوۡنَ – مَـنۡ هَـاجَرَ – وَلِـکُـلِّ قَـوۡمٍ هَـادٍ

ع: اَنۡعَمَ اللّٰهُ – اِنۡ عَلَیۡكَ – اِنَّ رَبَّكَ حَکِیمٌ عَلِیمٌ

ح: تَـنۡـحِتُـونَ – مِـنۡ حَـکِیـمٍ حَـمِیـدٍ

غ: فَسَیُنۡغِضُونَ – مِنۡ غِلٍّ – اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ

خ: الۡـمُـنۡـخَنِقَةُ – مِنۡ خَیۡرٍ – اِنَّ اللّٰهَ عَلِیمٌ خَبِیرٌ

ل: وَلٰـکِـنۡ لَّا یَشۡـعُـرُونَ – هُـدًی لِّلۡـمُـتَّـقِینَ

ر: کُلُوا مِنۡ رِّزۡقِ رَبِّکُمۡ – اِنَّ رَبَّکُمۡ لَرَءُوفٌ رَّحِیمٌ

''نون'' ساکن وتنوین (غنہ کے ساتھ) کی مثالیں:

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ب: اَنۢبِئُونِی – مِنۢ بَعۡدِهِمۡ – وَاللّٰهُ عَلِیمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ

ت: مُـنۡتَهُـونَ – اِنۡ تَتُـوبَـا – زَرۡعًـا تَـاۡکُـلُ

ث: مَـنۡثُـورًا – اَنۡ ثَبَّتۡـنَـاكَ – اَزۡوَاجًـا ثَلَاثَةً

www.Alhudaa.com

ج : فَـاَنْـجَيْـنٰـهُ – مَـنْ جَـآءَ – قَـوْمًـا جَبَّـارِيـنَ

د : وَعِـنْـدَهٗ – وَمَـنْ دَخَـلَـهٗ – مُسْتَـقِيـمٍ دِيـنًـا

ذ : لِيُـنْـذِرَ – مِـنْ ذَكَـرٍ – سِـرَاعًـا ذٰلِكَ

ز: اَنْـزَلَ – مِـنْ زَوَالٍ – وَطَـرًا زَوَّجْـنَـا كَهَـا

س: مَـا نَـنْسَـخْ – مِنْ سَيِّـئَـاتِـكُـمْ – وَرَجُلاً سَلَـمًـا

ش: مَنْشُورًا – فَـمَـنْ شَـآءَ – وَاللّٰـهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىءٍ شَهِيدٌ

ص: يَـنْـصُـرُونَ – اَنْ صَـدُّوكُـمْ – رِيـحًـا صَـرْصَـرًا

ض: مَـنْـضُـودٍ – مِـنْ ضُـرٍّ – وَكُلاًّ ضَـرَبْـنَـا

ط: اِنْـطَـلِـقُـوا – فَـاِنْ طَـلَّـقَـهَـا – صَـعِيـدًا طَيِّبًـا

ظ: فَـانْـظُـرْ – اِنْ ظَـنَّـا – ظِلاًّ ظَـلِيلاً

ف: يُـنْـفِـقُـونَ – اِنْ فِـى صُـدُورِهِـمْ – عَـلَـىٰ سَفَـرٍ فَعِدَّةٌ

ق: يُـنْـقَـذُونَ – وَاِنْ قِيـلَ – اِنَّ الـلّٰـهَ عَـلِيـمٌ قَـدِيـرٌ

ك: اَنْـكَـالاً – مِـنْ كُـلٍّ – وَرِزْقٌ كَـرِيـمٌ

م: مِـنْ مَّـآءٍ – فِـى كِتَـابٍ مُبِيـنٍ

ن: اِنْ نَّـقُـولُ – مَـلِـكًـا نُّـقَـاتِـلُ

و: مِـنَ الـلّٰـهِ مِـنْ وَّلِـىٍّ وَّلَا وَاقٍ

ى: اِنْ يَّـقُـولُـونَ – يَـوْمَـئِـذٍ يُّـوَفِّيْهِـمْ

تنبیہات:

(1) [دُنْيَا – بُنْيَانٌ – قِنْوَانٌ – صِنْوَانٌ] میں غنہ نہیں ہوگا۔

www.Alhudaa.com

مشق کیجئے:

دُنْیَا ، دُنْیَا ، دُنْیَا – بُنْیَانٌ ، بُنْیَانٌ ، بُنْیَانٌ –

قِنْوَانٌ ، قِنْوَانٌ ، قِنْوَانٌ – صِنْوَانٌ ، صِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ

(2) ''باء'' سے پہلے نون ساکن [ـنْ] اور تنوین [ـًـٍـٌ] دونوں میم بن جاتے ہیں، جیسے [مِنۢ بَعْدِ – سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ] اِسی وجہ سے ایسے موقعوں میں ایک چھوٹی سی میم لکھ دیتے ہیں، تاکہ پڑھنے والے بجائے نون کے میم پڑھیں۔

مشق کیجئے:

مِنۢ بَعْدِ ، مِنۢ بَعْدِ ، مِنۢ بَعْدِ – سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ، سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ، سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ

(3) اگر غنہ والے نون یا تنوین کے بعد کوئی موٹا حرف آ جائے تو غنہ موٹا ہوگا ـــــ جیسے [فَانْصَبْ]

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

وَلَمَنْ صَبَرَ – رِيحًا صَرْصَرًا – لِمَنْ ضَرُّهٗ – وَكُلًّا ضَرَبْنَا – وَإِنْ طَآئِفَتَانِ –

صَعِيدًا طَيِّبًا – إِنْ ظَنَّا – ظِلًّا ظَلِيلًا – مِنْ قَبْلِهِمْ – عَلِيمٌ قَدِيرٌ

www.Alhudaa.com

گیارہواں سبق

’’مد یعنی کھینچ کر پڑھنے کے قاعدے‘‘

قاعدہ[1]: چار حرفوں کو کچھ کھینچ کر پڑھیں، وہ یہ ہیں:

(1) ’’الف‘‘ کو، جس سے پہلے زبر ہو ـــــ جیسے [بَا]

(2) جزم والی ’’واؤ‘‘ کو، جس سے پہلے پیش ہو ـــــ جیسے [بُو]

(3) جزم والی ’’یاء‘‘ کو، جس سے پہلے زیر ہو ـــــ جیسے [بِی]

یہ تینوں ’’حروفِ مدہ‘‘ کہلاتے ہیں۔

(4) کھڑا زبر، کھڑی زِیر اور اُلٹا پیش والے حرف کو ـــــ جیسے [بٰ ، بٖ ، بٗ]

یہ تینوں حرکتیں حروف مدہ کی آواز دیتی ہیں، یعنی: کھڑا زَبر الف مدہ کی، کھڑی زیر یائے مدہ کی اور الٹا پیش واوِ مدہ کی۔

اَلف مدہ اور کھڑا زَبر کی مشق:

زَادَ – طَابَ – فَازَ – جَاوَزَا – مٰلِكِ – اٰمَنَ – فَتٰهَا – ثَلٰثَةَ

واوِ مدہ واُلٹا پیش کی مشق:

قُوْلِیْ – مُوْهِنُ – نُوْرِهٖ – تَمُوْرُ – نُرِيَهٗ – وُرِیَ – دَاوٗدُ

یائے مدہ و کھڑی زِیر کی مشق:

سِيْقَ – قِيْلَ – غِيْضَ – وَقِيْلِهٖ – بِقَمِيْصِى – مٰكِلَ – كُتُبِهٖ – رُسُلِهٖ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

اُوْذِيْنَا – نُوْحِيْهَا – وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

قاعدہ[2]: جس حرف پر بڑی مد ~ یا چھوٹی مد ~ ہو اور اس کے بعد ہمزہ ہو تو اُس مد والے حرف کو دَرمیانہ (یعنی دوگنا) کھینچ کر پڑھیں ـــــ جیسے [جَآءَ – يٰٓاَيُّهَا]

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

يٰسَمَآءُ – يُضِىٓءُ – تَبُوٓءَ – فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَا – فِىٓ اٰبَآئِنَا – قَالُوٓا اٰمَنَّا

www.Alhudaa.com

تنبیہ:

جب چھوٹی مد پر ٹھہرا جائے ـــــ جیسے [فَنَفَعَهَآ اِیمَانُهَا] میں فَنَفَعَهَا پر، اور [قَالُوآ اٰمَنَّا] میں قَالُوا پر تو اس صورت میں حرفِ مد چونکہ ہمزہ سے جدا ہوجاتا ہے اس لئے زیادہ کھینچا بھی نہیں جائیگا۔

قاعدہ (۳): جس حرف پر مد ~ کی علامت ہو اور اسکے بعد جزم ـُ یا شد ـّ والا حرف ہو تو اُس مد والے حرف کو خوب (یعنی تین گنا) کھینچ کر پڑھیں ـــ جیسے [آلْئٰنَ - دَآبَّةً]

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

آلْئٰنَ ، آلْئٰنَ ، آلْئٰنَ - حَآجَّهٗ ، كَآفَّةً - وَلَا الضَّآلِّيْنَ

تنبیہ:

بعض لوگ مد اور تشدید والے حرف کے درمیان ہمزہ اَدا کر دیتے ہیں ـــــ جیسے: [دَآبَّةً] کو دَآ اَبَّةً ـــ ایسے پڑھنا بالکل غلط ہے۔

قاعدہ (۴): جب چار حرفوں یعنی ''اَلف''، ''جزم والی واؤ''، ''جزم والی یاء'' اور ''کھڑی حرکت والے حرف'' کے بعد والے حرف پر جزم ٹھہرنے کی وجہ سے ہو تو وہاں ان چاروں کو کچھ کھینچنا، دَرمیانہ کھینچنا یا خوب کھینچنا تینوں طرح صحیح ہے۔

ترتیب وار مثالیں یہ ہیں:

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ☆ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُودٍ ☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ طُوبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ☆

اب مد کے تینوں طریقوں کے ساتھ مشق کیجئے:

النَّاسِ، النَّـاسِ، النَّـــاسِ - وَمَشْهُودٍ ، وَمَشْهُـودٍ ، وَمَشْهُــودٍ -

الْعَالَمِينَ ، الْعَـالَمِـينَ ، الْعَــالَـمِــينَ - مَاٰبٍ ، مَـاٰبٍ ، مَــاٰبٍ

www.Alhudaa.com

بارہواں سبق

”حروفِ مقطعات کی اَدائیگی“

(یعنی وہ حروف جو سورتوں کے شروع میں الگ الگ پڑھے جاتے ہیں)

صٓ صَآدْ	قٓ قَآفْ	نٓ نُوْنْ	طٰهٰ طَاهَا
یٰسٓ یَاسِیْنْ	طٰسٓ طَاسِیْنْ	طٰسٓمّٓ طَاسِیْمِّیْمْ	الٓمّٓ اَلِفْ لَآمِّیْمْ
الٓمّٓصٓ اَلِفْ لَآمِّیْمْ صَآدْ	الٓرٰ اَلِفْ لَآمْ رَا	الٓمّٓرٰ اَلِفْ لَآمِّیْمْ رَا	حٰمٓ حَامِیْمْ
	حٰمٓ عٓسٓقٓ حَامِیْمْ عَیْنْ سِیْنْ قَآفْ	كٓهٰیٰعٓصٓ كَآفْ هَا یَا عَیْنْ صَآدْ	

تنبیہ:

سورۂ آل عمران کے شروع میں [الٓمّٓ] کو لفظ اللہ کے ساتھ ملا کر پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(1) میم کو زَبر دے کر خوب کھینچ کر پڑھنا ـــــ جیسے الٓمَّ اللّٰهُ (اَلِفْ لَآمِّیْمَ اللّٰهُ)

(2) میم کو زَبر دے کر کچھ کھینچ کر پڑھنا ـــــ جیسے الٓمَ اللّٰهُ (اَلِفْ لَآمِّیمَ اللّٰهُ)

پہلے طریقے کے ساتھ مشق کیجئے: الٓمّٓ اللّٰهُ ، الٓمّٓ اللّٰهُ ، الٓمّٓ اللّٰهُ

دوسرے طریقے کے ساتھ مشق کیجئے: الٓمَ اللّٰهُ، الٓمَ اللّٰهُ، الٓمَ اللّٰهُ

www.Alhudaa.com

تیرھواں سبق

''ضروری فوائد''

فائدہ(۱): قرآن مجید کے بعض کلمات میں جو چھوٹا سا نون لکھا ہوتا ہے، اس کو ''نون قُطنی'' کہتے ہیں، جب دو زَبروں کے بعد ''نون قُطنی'' کو ظاہر کیا جائے تو جو دو زبر کے بعد زائد الف لکھا جاتا ہے وہ نہیں پڑھا جائے گا ـــــ جیسے مَثَلاَ ۨ الْقَوْمُ ، اس کو مَثَلاَنِ الْقَوْمُ پڑھنا غلط ہے۔

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

سَآءَ مَثَلاَ ۨ الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا – وَإِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا – اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ – وَإِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا ۨ انْفَضُّوا اِلَيْهَا

فائدہ(۲): چار اَلفاظ ایسے ہیں جو لکھے ہوئے تو ''صاد'' کے ساتھ ہیں مگر اُن پر چھوٹا سا ''سین'' بھی لکھا ہوتا ہے، وہ یہ ہیں:

۱۔ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ (البقرہ:۲۴۵)

۲۔ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً (الاعراف:۶۹)

۳۔ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ (الطّور:۳۷)

۴۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَۜيْطِرٍ (الغاشیہ:۲۲)

اِن کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: کہ پہلے دو لفظوں میں صرف ''سین'' ہی پڑھیں گے، نمبر۳ میں ''سین'' اور ''صاد'' دونوں پڑھنا جائز ہیں، نمبر۴ میں صرف ''صاد'' ہی پڑھیں گے۔

فائدہ(۳): اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً (الروم:۵۴) میں لفظ ضُعْفٍ اور ضُعْفًا دو طرح پڑھا گیا ہے:

(1) ضَعْفٍ – ضَعْفًا ضاد پر زَبر

(2) ضُعْفٍ – ضُعْفًا ضاد پر پیش ـــــ ہماری قراءت (روایتِ حفصؒ) میں دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔ اِسی وجہ سے سعودی عرب کے مصحف میں زَبر سے لکھے ہوئے ہیں اور ہمارے ہاں پیش سے۔

www.Alhudaa.com

چودھواں سبق

”وقف اور سکتہ کا بیان“

وقف یعنی ٹھہرنے کا بیان

جس طرح قرآنِ شریف کے حروف اور اس کے اَلفاظ کو صحیح پڑھنا ضروری ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وقف اُسی قاعدہ اور طریقہ کے موافق کیا جائے جس طرح قراء اور اہل زبان کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وقف کرتے وقت سانس لینا ضروری ہے۔ بغیر سانس توڑے وَقف کرنا جائز نہیں۔ وَقف کے قاعدے یہ ہیں:

قاعدہ(۱): جس کلمہ پر وَقف کرنا ہو۔ اگر اُس کے آخری حرف پر دوزبر کے علاوہ کوئی بھی حرکت ہو تو اس حرف کو جزم دے کر سانس اور آواز بند کرلیں ـــــ جیسے

[مَسَدٍ] کو مَسَدْ

مشق کیجئے:

رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ يَوْمِ الدِّينِ ☆ وَاِيَاكَ نَسْتَعِينُ ☆ كُفُوًا اَحَدٌ ☆

حَبْلٌ مِنْ مَّسَدٍ ☆ سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ ☆

قاعدہ(۲): جس کلمہ کے آخری حرف پر دوزَبر ہوں تو ایک زبر کو اَلف سے بدل کر پڑھیں۔

جیسے [مِهَادًا] کو مِهَادَا

مشق کیجئے:

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ☆ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ☆ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ☆

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ☆ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ☆

قاعدہ(۳): جس کلمہ کا آخری حرف گول ”ة“ ہو تو وقف میں اس کو ”ہ“ جزم والی سے بدل کر پڑھیں ـــــ جیسے [رَحْمَةٌ] کو رَحْمَهْ

www.Alhudaa.com

مشق کیجئے:

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ☆ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ☆ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ☆
الْقَارِعَةُ ☆ مَا الْقَارِعَةُ ☆

تنبیہ:

بے جا وقف کرنے سے بچیں، جب وقف کرنے کی ضرورت ہو تو حتی الامکان آیات اور ''علاماتِ وَقف'' پر ٹھہریں۔ کلمہ کے درمیان میں وَقف کرنا اور آگے سے پڑھنا شروع کر دینا گناہ ہے ـــــ مثلاً [مَا/لِكِ يَوْ/مِ الدِّينِ ☆ اِيَّا/كَ نَعْبُدُ وَاِيَّا/كَ نَسْتَعِينُ ☆]

''سکتہ'' کا بیان

سکتہ کا مطلب ہے کہ سانس لئے بغیر ذرا رُک جانا۔

ہماری قراءت (روایت حفصؒ) میں چار جگہ سکتہ ثابت ہے ـــــ تو لیجئے مشق کیجئے:

(1) عِوَجَا☆ سؔ قَيِّمًا – عِوَجَا ☆ سؔ قَيِّمًا – وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجَا ☆ سؔ قَيِّمًا

(2) مَرْقَدِنَا ۜ سؔ هٰذَا – مَرْقَدِنَا ۜ سؔ هٰذَا – قَالُوا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سؔ هٰذَا

(3) مَنْ سؔ رَاقٍ – مَنْ سؔ رَاقٍ – وَقِيلَ مَنْ سؔ رَاقٍ

(4) بَلْ سؔ رَانَ – بَلْ سؔ رَانَ – كَلَّا بَلْ سؔ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ

فائدہ:

سکتہ کا حکم وَقف جیسا ہی ہے، مگر دونوں میں فرق یہ ہے: کہ ''وَقف'' میں کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے سانس لے کر ٹھہر جاتے ہیں جبکہ ''سکتہ'' میں سانس نہیں لیتے، لہٰذا سورۂ کہف والی جگہ میں ''سکتہ'' اِس طرح کرے کہ [عِوَجَا☆ سؔ] دُوزَبر کی تنوین کو اَلف سے بدل دے، اسی طرح [مَنْ سؔ رَاقٍ] میں مَـــنْ کے ''نون'' کو ساکن پڑھ کر ''سکتہ'' کرے، آگے رَاقٍ میں نہ ملائے۔ اور یہی صورت [بَلْ سؔ رَانَ] میں سمجھئے، پہلے دُو موقعوں میں وَقف کرنا بھی صحیح ہے۔

www.Alhudaa.com

پندرھواں سبق

”چند سورتوں کی مشق“

﴿سُورَۃُ الفَاتِحَۃ﴾

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ   بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ ☆ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ☆ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّینِ ☆
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِینُ ☆ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیمَ ☆ صِرَاطَ
الَّذِینَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّینَ ☆

﴿سُورَۃُ الْکٰفِرُون﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُونَ ☆ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ☆ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَآ اَعْبُدُ ☆ وَلَآ
اَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُّمْ ☆ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَآ اَعْبُدُ ☆ لَکُمْ دِینُکُمْ وَلِیَ دِینِ ☆

﴿سُورَۃُ الاِخْلَاص﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ☆ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ☆ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ ☆ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ☆

﴿سُورَۃُ الْفَلَق﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ☆ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ☆ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ☆
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ☆ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ☆

﴿سُورَۃُ النَّاس﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ☆ مَلِکِ النَّاسِ ☆ اِلٰہِ النَّاسِ ☆ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
الْخَنَّاسِ ☆ الَّذِی یُوَسْوِسُ فِی صُدُورِ النَّاسِ ☆ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ☆

[صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیمُ]

www.Alhudaa.com

خاتمہ

''آخری گذارش''

''علم تجوید'' اِس قدر اَجنبیت اور عدم اِلتفات کا مستحق نہیں جس قدر بعض اَحباب تصور کرتے ہیں۔ بلکہ یہ اسلام کا ایک زریں باب ہے اور علماءِ کرام وقراءِ عظام نے اس کو خیر القرون سے قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ ایک دوسرے سے بالمشافہ روایۃً وتلاوۃً ہم تک پہنچانے میں بھرپور اَنداز میں محنت فرمائی ہے۔

لہٰذا! ہر شخص کو چاہئے کہ وہ قرآن کو صحیح پڑھنے کی بھرپور کوشش کرے، اور دِن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے کچھ وقت اس علم کو سیکھنے میں صرف کرے۔ تاکہ قرآن کے اَلفاظ کی صحیح اَدائیگی ہوسکے اور پھر اس کی بدولت قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی جتنی فضیلتیں ہیں وہ سب حاصل ہوجائیں گی۔ (اِن شاءاللہ)

قرآن مجید کی تجوید و تصحیح کے لئے ضروری ہے کہ مسلسل محنت کی جائے اور ماہر اُستاد کے منہ سے جو تلفُّظ حاصل ہو اس کو بار بار دُہرایا جائے، جیسا کہ ایک کاتب، مشق اور اُستاد کی راہنمائی سے کس طرح حروف کو عمدہ اور درست وصاف شکل میں لکھنے لگتا ہے۔ پس اسی طرح حروف کی اَدا کا معاملہ ہے کہ زَبان کے ذریعہ مسلسل مشق کی جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں صحیح پڑھنے کی دولت میسر آجائے گی۔

حافظ اَبو عمرو دَانیؒ فرماتے ہیں: ''تجوید کے حصول اور اس کے ترک کرنے میں انسان کے اپنے منہ اور زَبان سے محنت کرنے کے سوا اور کوئی بھی فرق نہیں ہے''

لہٰذا ـــــ قرآن کو بلا تجوید اور تجوید سے پڑھنے میں جو فرق ہے وہ محض زبان سے محنت کرنے اور نہ کرنے ہی کا ہے۔ جو محنت کرتا ہے وہ بفضلہٖ تعالیٰ چند ہی دنوں میں تجوید سے پڑھنے لگ جاتا ہے اور جو شخص محنت نہیں کرتا وہ اس دولت سے محروم رہتا ہے، خواہ وہ کتنی

www.Alhudaa.com

ہی کتابیں پڑھتا پڑھتا رہے۔

تجوید دَرج ذیل تکلّفات کا نام نہیں جن سے طبیعتیں نفرت کریں اور دِل اس سے لذت نہ پائیں ـــــ مثلاً:

(1) پیشانی پر شکن پڑنا۔ (2) جلد جلد پلکیں گرانا۔

(3) زور زور سے آنکھیں بند کرنا۔ (4) ناک کا پھلانا۔

(5) منہ کو ٹیڑھا کرنا۔ (6) گرجدار ورَعشہ زدہ آواز نکالنا۔

(7) منہ کو گہرا کر کے گلے سے زور سے آواز نکالنا۔

بلکہ تجوید والی قراءت ایسی آسان ونہایت شیریں ومیٹھی اَور لطیف وعمدہ تلاوت کا نام ہے جس میں لہجہ عرب کے موافق حسن صوت اور تجوید کے ساتھ پڑھتے وقت خشوع، خضوع اور وَقار بھی قائم رَہے۔

قرآنِ حکیم اَقوامِ عالم کے لئے پیغام رحمت اور ایمان والوں کیلئے دستورِ عمل ہے۔ اس کی تعظیم اور محبت جزوِ ایمان، تلاوت موجب برکات اور اس پر عمل وَسیلہ نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نورِ ہدایت سے فیض یاب ہونے اور اسے اس اَنداز سے پڑھنے کی توفیق دے جس کو اس نے اپنے لئے پسند فرمایا ہے۔ آمین!

[وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ]

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

www.Alhudaa.com

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
پیش لفظ	۵	**مقدمہ**	۲۷
تقاریظ	۷	(تجوید کی تعریف اور اس کا حکم)	
پہلا حصہ	۱۱	**پہلا سبق**	۲۹
(ملتی جلتی آوازوں والے حروف کی پہچان اور عملی مشق)		(حرکات یعنی: زَبر زِیر اور پیش کی اَدائیگی)	
دیباچہ	۱۳	**دوسرا سبق**	۳۱
متشابہ الصوت حروف کی مشق کیلئے طریقۂ کار	۱۴	(حروف قلقلہ اور حروف صفیر کی اَدائیگی)	
متشابہ الصوت حروف کی آوازوں کی کیفیات اور عملی مشق	۱۶	**تیسرا سبق**	۳۳
ہمزہ اور عین کی صوت میں فرق اور مشق	=	(حروف مدہ و حروف لین کی اَدائیگی)	
تاء اور طاء کی صوت میں فرق اور مشق	۱۷	**چوتھا سبق**	۳۶
ثاء، سین اور صاد کی صوت میں فرق اور مشق	۱۸	(حروف غنہ و شد والے حرف کی اَدائیگی)	
حاء اور ھا کی صوت میں فرق اور مشق	۱۹	**پانچواں سبق**	۳۷
ذال، زا، ظاء اور ضاد کی صوت میں فرق اور مشق	۲۰	(بعض حروف کی اَدائیگی)	
قاف اور کاف کی صوت میں فرق اور مشق	۲۱	ہمزہ کی اَدائیگی	=
دوسرا حصہ	۲۳	عین اور حاء کی ادائیگی	=
(تجوید کے ضروری "مسائل و قواعد" کی پہچان اور عملی مشق)		ظاء اور ضاد کی ادائیگی	۳۸
دیباچہ	۲۵	فاء اور ھاء کی اَدائیگی	۳۹
مسائل و قواعد کی مشق کیلئے طریقۂ کار	۲۶	واؤ کی اَدائیگی	=

www.Alhudaa.com

چھٹا سبق	۴۰	**نواں سبق**	۴۵
(چند خصوصی اَلفاظ کی اَدائیگی)		(راء کو موٹا اور باریک پڑھنے کے قاعدے)	
لفظ [**مَجْرٖ۪هَا**] کی اَدائیگی	=	**دسواں سبق**	۴۸
لفظ [**ءَ اَعْجَمِيٌّ**] کی اَدائیگی	=	(غنہ یعنی گنگنی آواز کیساتھ پڑھنے کے قاعدے)	
لفظ [**لَا تَاْمَنَّا**] کی اَدائیگی	=	**گیارھواں سبق**	۵۲
بَسَطْتَ، اَحَطْتُ، مَا فَرَّطْتُ،		(مد یعنی کھینچ کر پڑھنے کے قاعدے)	
مَا فَرَّطْتُمْ] کی اَدائیگی	۴۱	**بارھواں سبق**	۵۴
لفظ [**اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ**] کی اَدائیگی	=	(حروفِ مقطعات کی اَدائیگی)	
[**آلْآنَ، آللّٰهُ، آلذَّكَرَيْنِ**] کی اَدائیگی	=	**تیرھواں سبق**	۵۵
[**بِئْسَ الِاسْمُ**] کی اَدائیگی	۴۲	(ضروری فوائد)	
[**مَالِيَهْ هَلَكَ**] کی اَدائیگی	=	فائدہ: نونِ قطنی کے متعلق	=
[**فِيْهٖ مُهَانًا**] کی اَدائیگی	=	فائدہ: **يَبْصُطُ** وغیرہ کے متعلق	=
ساتواں سبق	۴۳	فائدہ: **ضُعْفٍ** اور **ضُعْفًا** کے متعلق	=
(حروف کو موٹا اُور باریک پڑھنے کا بیان)		**چودھواں سبق**	۵۶
حروف مستعلیہ کی اَدائیگی	=	(وقف اور سکتہ کا بیان)	
حروف شبہ مستعلیہ	=	**پندرھواں سبق**	۵۸
آٹھواں سبق	۴۴	(چند سورتوں کی مشق)	
(اَلف اُور لام کو موٹا و باریک پڑھنے کا قاعدہ)		**خاتمہ**	۵۹
		(آخری گذارِش)	

www.Alhudaa.com

دورِ حاضر کی مثالی درسگاہ

”کلیة القرآن الکریم والعلوم الإسلامیة“

مقصــــد: ”علوم قرآن“ کی اعلیٰ معیار پر اِشاعت وترویج۔

منہــــج: ”وفاق المدارس السّلفیہ“ کے نصاب میں کچھ ترامیم کرکے ”علوم قرآن“ مثل ”تجوید وقراءات“ سبعہ وعشرہ کا اِضافہ کیا گیا ہے۔

خصوصیت: فارغ التحصیل ہونے والا مستند عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر قاری بھی ہوگا۔جس سے ”عالم غیر قاری“ اور ”قاری غیر عالم“ کا تصوّر ختم ہوگا ـــــ اِن شاءاللہ!

اھمیــــت: یہ عظیم کام، جماعت اہل حدیث میں بالخصوص اور پاکستان میں بالعموم اِنفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح اُمت پر عائد خدمتِ ”قرآن وحدیث“ کے فریضہ کیلئے ایک جامع علمی وعملی پروگرام ہے۔

﴿ وَبِاللّٰهِ التَّوفِيقُ وَالمِنَّةُ ﴾

www.Alhudaa.com

تحریک تحفظ القرآن والحدیث

تابـــع

کلیة القرآن الکریم والعلوم الإسلامیة کے

پاسبان کا ـــــ بنیادی أصول!

قرآن کریم کی ''قراءات متواترہ'' اور ''حدیث نبوی ﷺ'' کی اشاعت وترویج کو دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔ منکرین ''قرء ات وحدیث'' اور ان کے ہم نواؤں سے ہماری ذاتی کوئی عداوت نہیں۔ قراءات قرآنیہ متواترہ اور حدیث نبوی ﷺ کا تقدس چاہتے ہیں۔

﴿وَبِاللّٰهِ التَّوفِيْقُ وَالمِنَّةُ﴾

www.Alhudaa.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ تحفـــة القـــاري ﴾

ایک نظر میں

جس طرح اُمتِ محمدیہ پر قرآن کے معانی کا سیکھنا اور اس کے اَحکام وحدود پر عمل کرنا فرض ہے۔اسی طرح اس پر قرآن کے اَلفاظ کو منقول وثابت طریق کے موافق اَدا کرنا بھی فرض ہے۔

مگر افسوس اس بات کا ہے کہ مدارس دینیہ میں تجوید کے مطابق قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کا کوئی خاص اہتمام نہیں ہے جس کی وجہ سے اکثر معلّمین اس علم سے ناواقف ہوتے ہیں، اور طلباء کا اس علم سے نابلد رہنا ایک بدیہی اَمر ہے۔

چنانچہ! اسی اہم ضرورت اور افادۂ عام کے پیش نظر ۔ طویل اور فنی اصطلاحات سے ہٹ کر۔ ’’ترتیل وتجوید‘‘ کے چند ضروری ’’قواعد وضوابط‘‘ کو عملی طور پر کیسٹ میں ریکارڈ کر کے عام فہم اَور آسان طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔تا کہ عامۃ الناس بالعموم اور بچے وبچیاں بالخصوص اس سے کما حقہ مستفید ہوسکیں، اور لفظی صحت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرسکیں۔

’’قواعد وضوابط‘‘ کی پہچان اور عملی مشق کے دوران طریقۂ کار یہ اَپنایا گیا ہے، کہ کیسٹ میں مثالوں کو ٹھہر ٹھہر کر اور علیحدہ علیحدہ بولا گیا ہے، اور درمیان میں کچھ وقفہ رکھا گیا ہے۔تا کہ سننے والا آسانی سے ان اَلفاظ کی اَدا کو سمجھ سکے، اور پھر اسی طرح بول کر اپنا تلفُّظ درست کر سکے۔اور ساتھ ہی یہ کتابچہ تیار کیا گیا ہے۔تا کہ کیٹ سے سنتے وقت یہ سامنے رہے اور اَلفاظ نظر آتے رہیں۔

بہتر ہوگا کہ کیسٹ کی خالی جگہ میں سامع طالب علم اپنی آواز بھی ٹیپ کر کے ریکارڈ شدہ آواز سے موازنہ کر کے دیکھے کہ وہ صحیح اَدا میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔(ریکارڈنگ کا یہ عمل کسی الگ کیسٹ میں کیا جائے)

ہر شخص کو چاہئے کہ وہ قرآن کو صحیح پڑھنے کی بھرپور کوشش کرے اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے کچھ وقت اس علم کو سیکھنے میں صرف کرے تا کہ مطلوب انداز میں قرآن کے حسن سے تعلق قائم ہوسکے، اور پھر اس کی بدولت ’’تلاوتِ قرآن‘‘ کی تمام تر فضیلتیں حاصل ہوسکیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں استدعا ہے کہ وہ اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرما کر میرے لئے اَور میرے والدین واساتذہ کرام کیلئے آخرت کا ذخیرہ بنائے۔آمین یا ربَّ العالمین

(المولف)

www.Alhudaa.com